

سلسلہٴ أربعينات

چالیس احادیث مبارکہ

جَلَاءُ الصُّدُورِ  
فِي  
زِيَارَةِ الْقُبُورِ  
(فضیلتِ زیارتِ قبور)

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیشرز



## چالیس احادیث مبارکہ

## زِيَارَةُ الْقُبُورِ

gJ< gc†\_x

## تأليف

شيخ الاسلام الدكتور محمد طاهر القادري

## مِنْهَاجُ الْقُرْآنِ پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 8514 3516، 140-140-111 (42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

## جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : جَلَاءُ الصُّدُورِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

﴿فضیلت زیارت قبور﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاون ترجمہ و تخریج : اجمل علی مجیدی

اہتمام اشاعت : فرید ملّت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعت اول : اگست 2011ء

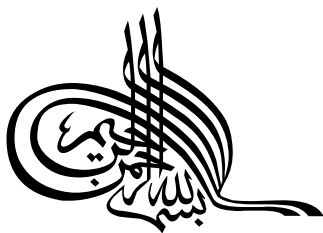
تعداد : 1,200

قیمت : 50/- روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات ویلچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔  
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

[fmri@research.com.pk](mailto:fmri@research.com.pk)



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ  
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

﴿صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۳ / ۸۰ پی آئی وی،  
 مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم  
 ۴ / ۷۳-۹۷۰، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی  
 چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔اے / اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛  
 اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ /  
 ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف  
 کردہ کتب تمام تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

## حرفِ آغاز

قرآن و حدیث کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے کہ اصل کامیابی اُخروی ہے۔ انسان مکمل شعور اور احساس کے ساتھ ایسے اعمالِ صالحہ انجام دے جس سے رضائے الہی نصیب ہو۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا کامل مطیع و متبع ہو اور آپ ﷺ کے عطا کردہ نمونہ اخلاق کی جھلک اپنے اندر پیدا کرے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اسلام نے کئی ذرائع اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ خود احتسابی، حسنِ عمل اور تذکیرِ آخرت جیسے اوصاف پیدا کرنے کا ایک آزمودہ اور مؤثر ذریعہ موت اور آخرت کے احوال و آثار کا مشاہدہ اور ذہنی استحضار ہے۔

آخرت کی یاد سے دنیوی زندگی کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا احساس ہوتا ہے اور آخرت کی حقیقی زندگی کے لئے حسنِ عمل کا جذبہ اور رغبت پیدا ہوتی ہے۔ یادِ آخرت کا ایک اہم ذریعہ زیارتِ قبور ہے۔ شہرِ خاموشاں میں جا کر ہی بدرجہ اتم یہ احساس ہوتا ہے کہ موت کتنی بڑی حقیقت ہے جس کا مزہ ہر شخص چکھے گا۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک یہ سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے اور باری باری موت کا مزہ چکھتے رہے۔ اسی طرح بزعیم خویشِ خدائی کا دعویٰ کرنے والے بھی آئے، دارا و سکندر جیسے بادشاہ بھی گزرے لیکن موت کی آہنی گرفت سے کوئی نہ بچ سکا۔ اگر اتنے نامور لوگوں کو بھی موت نے نہ چھوڑا تو عامۃ



الناس اس کے تصرف سے کیسے بچ سکتے ہیں۔

زہد و ورع اور تذکیرِ آخرت کے لیے زیارتِ قبور ایک بہترین عمل ہے۔ بعض لوگ عام مسلمانوں کو زیارتِ قبور سے منع کرتے ہیں اور وہاں فاتحہ کے لیے جانے والوں پر شرک اور قبر پرستی کا الزام لگا کر انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں، لیکن یہ ایک انتہائی موقوف ہے۔ قرآن و حدیث میں اس شدت پسندی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ صحیح احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ خود قبورِ شہداء پر تشریف لے جاتے تھے، آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی یہی معمول تھا۔ لہذا یہ عمل شرک ہے نہ منافیِ توحید۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی زیرِ نظر اربعین میں زیارتِ قبور پر مستند ذخیرہ حدیث سے احادیثِ مبارکہ اور اقوالِ ائمہ مع اُردو ترجمہ و کامل تحقیق و تخریج جمع کیے گئے ہیں تاکہ یہ مسئلہ مکمل طور پر واضح ہو جائے اور اس کے بارے میں پیدا ہونے والے شبہات کا ازالہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(اجمل علی مجددی)

ریسرچ اسکالر، فریڈم لٹریچر ایسوسی ایٹ ٹیوٹ

## آلَايَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كَتَبْنَا مُوَجَلًّا وَمَنْ يُرْدُّ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِيهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرْدُّ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِيهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ۝  
(آل عمران، ۳: ۱۴۵)

”اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا (اس کا) وقت لکھا ہوا ہے، اور جو شخص دنیا کا انعام چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے دے دیتے ہیں، اور جو آخرت کا انعام چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے دے دیتے ہیں، اور ہم عنقریب شکر گزاروں کو (خوب) صلہ دیں گے“

۲. فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ۝  
(الروم، ۳۰: ۱۵)

”پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے تو وہ باغاتِ جنت میں خوشحال و مسرور کر دیے جائیں گے“

۳. وَلَا تَصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّتَّ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ ۝



إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَسِقُونَ ○ (التوبه، ۹: ۸۴)

”اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی آپ اس کی قبر پر کھڑے ہوں (کیوں کہ آپ کا کسی جگہ قدم رکھنا بھی رحمت و برکت کا باعث ہوتا ہے اور یہ آپ کی رحمت و برکت کے حقدار نہیں ہیں)۔ بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمان ہونے کی حالت میں ہی مر گئے“

۴. وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ○ (الحج، ۲۲: ۵۸)

”اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں (وطن سے) ہجرت کی پھر قتل کر دیے گئے یا (راہ حق کی مصیبتیں جھیلتے جھیلے) مر گئے تو اللہ انہیں ضرور رزقِ حسن (یعنی اخروی عطاؤں) کی روزی بخشے گا، اور بے شک اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے“

۵. تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ط  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ○

(الشوری، ۴۲: ۲۲)

”آپ ظالموں کو اُن (اعمال) سے ڈرنے والا دیکھیں گے جو انہوں نے کما رکھے ہیں اور وہ (عذاب) اُن پر واقع ہو کر رہے گا، اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے وہ بہشت کے پُرمَنوں میں ہوں گے، اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس وہ (تمام نعمتیں) ہوں گی جن کی وہ خواہش کریں گے، یہی تو بہت بڑا فضل ہے۔“

۶. وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝

(النحل، ۱۶: ۳۰)

”اور پرہیزگار لوگوں سے کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں: (دنیا و آخرت کی) بھلائی (اتاری ہے)، ان لوگوں کے لیے جو نیکی کرتے رہے اس دنیا میں (بھی) بھلائی ہے، اور آخرت کا گھر تو ضرور ہی بہتر ہے، اور پرہیزگاروں کا گھر کیا ہی خوب ہے۔“

۷. تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝

(القصص، ۲۸: ۸۳)

”(یہ) وہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم نے ایسے لوگوں کے لیے بنایا ہے جو نہ (تو) زمین میں سرکشی و تکبر چاہتے ہیں اور نہ فساد انگیزی، اور نیک انجام

پر ہیزگاروں کے لیے ہے۔“

۸. وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَعُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنَّتٌ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ۖ وَأَزْوَاجُهُمْ وَذُرِّيَّاتُهُمُ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۖ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعَمَ عُقْبَى الدَّارِ

(الرعد، ۱۳: ۲۲-۲۴)

”اور جو لوگ اپنے رب کی رضا جوئی کے لیے صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ (دونوں طرح) خرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعہ برائی کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت کا (حسین) گھر ہے ۝ (جہاں) سدا بہار باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے آبا و اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو بھی نیکوکار ہوگا اور فرشتے ان کے پاس (جنت کے) ہر دروازے سے آئیں گے ۝ (انہیں خوش آمدید کہتے اور مبارک باد دیتے ہوئے کہیں گے:) تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کے صلہ میں، پس (اب دیکھو) آخرت کا گھر کیا خوب ہے ۝“

## الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. رَوَى أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، وَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فزُورُوهَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا.  
رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

”امام اعظم ابو حنیفہ علقمہ بن مرثد سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، لیکن اب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے،

۱: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱۹۹/۲، وأبو يوسف في كتاب الآثار، ۱/۲۲۵، الرقم: ۹۹۶، ومالك في الموطأ، كتاب الضحايا، باب ادخار لحوم الأضاحي، ۴۸۵/۲، الرقم: ۱۰۳۱، والشافعي في المسند، ۳۶۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۷/۳، الرقم: ۱۳۵۱۲، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ۴/۸۹، الرقم: ۲۰۳۳۔

سو (اب) تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو اور بے ہودہ باتیں مت کیا کرو۔“

اسے امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ

عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فزُورُوهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، پس اب تم زیارتِ قبور کیا کرو۔“

اسے امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَدْ كُنْتُ

۲: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ اسْتِذْنَانِ

النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ ﷻ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، ۶۷۲/۲، الرَّقْمُ: ۹۷۷،

وَأَيْضًا فِي كِتَابِ الْأَضَاحِي، بَابُ بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ

لَحُومِ الْأَضَاحِي بَعْدَ ثَلَاثٍ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَإِبَاحَةِ

إِلَى مَتَى شَاءَ، ۱۵۶۳/۳، الرَّقْمُ: ۱۹۷۷، وَأَبُو دَاوُدَ فِي

السَّنَنِ، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ، ۲۱۸/۳، الرَّقْمُ:

۳۲۳۵، وَالنَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ،

۸۹/۴، الرَّقْمُ: ۲۰۳۲۔

۳: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي —

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ،  
فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ بَرِيدٌ  
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرُونَ بِزِيَارَةِ  
الْقُبُورِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

”حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، بلاشبہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ ماجدہ  
کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے، پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا  
کرو کیوں کہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔“

اسے امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے  
فرمایا: حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ تمام اہل علم کا اس پر عمل ہے اور وہ زیارتِ قبور  
میں کچھ حرج نہیں سمجھتے، امام ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحق  
رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

..... الرخصة في زيارة القبور، ۳/۳۷۰، الرقم: ۱۰۵۴، وابن أبي  
شيبه في المصنف، ۳/۲۹، الرقم: ۱۱۸۰۹، والبيهقي في السنن  
الكبرى، ۸/۳۱۱، الرقم: ۱۷۲۶۳، والمنذري في الترغيب  
والترهيب، ۴/۱۸۹، الرقم: ۵۳۷۷۔

۴. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْرَ أُمِّهِ فِي أَلْفِ مَقْعٍ فَلَمْ يَرْبَاكِيَا أَكْثَرَ مِنْ يَوْمٍ مِثْلِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہزار مجاہدین کے ساتھ اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اور اُس روز سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روتا ہوا نہیں دیکھا گیا۔“  
اسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۵. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنِّي كُنْتُ

۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب الجنائز، ۱/۵۳۱، الرقم: ۱۳۸۹، وأيضاً، ۲/۶۶۱، الرقم: ۴۱۹۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۱۵، الرقم: ۹۲۹۰۔

۵: أخرجه النسائي في السنن، کتاب الضحايا، باب الإذن في ذلك، ۷/۲۳۴، الرقم: ۴۴۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/۲۱۲، الرقم: ۵۳۹۰، وأبو عوانة في المسند، ۵/۸۴، الرقم: ۷۸۸۲، والحاكم في المستدرک، ۱/۵۳۲، الرقم: ۱۳۹۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۷۶، الرقم: ۶۹۸۶۔

نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فُزُورُوهَا، وَلِتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو عَوَانَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں تین باتوں سے منع کیا تھا۔ ان میں سے ایک قبروں کی زیارت تھی، لیکن اب قبروں کی زیارت کیا کرو۔ پس یہ زیارت تمہاری (آخرت کی) بھلائی میں اضافہ کر دے گی۔“

اسے امام نسائی، ابن حبان اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

۶. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ وَأَنَا أَمْرُكُمْ بِهِنَّ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فُزُورُوهَا فَإِنَّ فِي

۶: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأشربة، باب في الأوعية، ۳۳۲/۳، الرقم: ۳۶۹۸، والنسائي في السنن، كتاب الأشربة، باب الإذن في شيء منها، ۷/۲۳۴، الرقم: ۴۴۳۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۹۲/۹۔



زِيَارَتَهَا تَذَكُّرًا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ أَنْ تَشْرَبُوا إِلَّا فِي ظُرُوفِ  
الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَعَاءٍ غَيْرِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا، وَنَهَيْتُكُمْ  
عَنْ لُحُومِ الْأَصَاخِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا بَعْدَ ثَلَاثِ فَكُلُوا وَاسْتَمْتِعُوا بِهَا  
فِي أَسْفَارِكُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
میں نے تین کاموں سے تمہیں منع کیا تھا لیکن اب اُن کے کرنے کا تمہیں حکم دیتا  
ہوں، میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا لیکن اب اُن کی زیارت کیا کرو  
کیونکہ اس میں موت کی یاد ہے۔ میں نے تمہیں چڑے کے سوا دوسرے برتنوں میں  
نبیذ پینے سے منع کیا تھا، اب ہر برتن میں پی لیا کرو، ہاں نشہ آور چیز نہ پیا کرو اور  
میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب (بعد  
میں بھی) کھا لیا کرو اور اپنے سفر میں اس سے فائدہ اُٹھایا کرو۔“

اسے امام ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: نَهَيْتُكُمْ عَنْ

۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور،

۲۱۸/۳، الرقم: ۳۲۳۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۱۲۸،

الرقم: ۷۱۹۴۔

زِيَارَةُ الْقُبُورِ فُزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذَكُّرَةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، پس اب تم زیارتِ (قبور) کیا کرو یہ تمہیں (آخرت) کی یاد دلاتی ہیں۔“ اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فُزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تُزْهِدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا اب زیارتِ (قبور) کیا کرو کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔“ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في زيارة القبور، ۱/۵۰۱، الرقم: ۱۵۷۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۱۸۹، الرقم: ۵۳۷۵، والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۴/۱۳۶۔

۹. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فزُورُوهَا تُذَكِّرُكُمْ آخِرَتَكُمْ.  
رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! بے شک میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو، یہ تمہیں تمہاری آخرت یاد دلائے گی۔“  
اسے امام دارقطنی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ثُمَّ بَدَّلِي أَنَّهَا تُرْقِي الْقَلْبَ، وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ،

۹: أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب الأشربة وغيرها، ۴ / ۲۵۹،  
الرقم: ۶۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳ / ۲۹، الرقم:  
- ۱۱۸۰۹

۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۲۳۷، الرقم: ۱۵۳۲۱،  
وأبو يعلى في المسند، ۶ / ۳۷۳، الرقم: ۳۷۰۷، والبيهقي في  
السنن الكبرى، ۴ / ۱۲۹، الرقم: ۷۱۹۸، وأيضاً في شعب  
الإيمان، ۷ / ۱۵، الرقم: ۹۲۸۹، والهيثمي في مجمع الزوائد،  
- ۶۵ / ۵

وَتَذَكَّرُ الْآخِرَةَ، فُزُّورُوهَا، وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا پھر مجھے خیال آیا کہ یہ دل کو نرم کرتی ہے، آنکھوں سے آنسو بہاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ سو (اب) تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو اور بے ہودہ باتیں مت کیا کرو۔“

اسے امام احمد اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فُزُّورُوهَا فَإِنَّهَا تَذَكِّرُكُمْ الْمَوْتَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا، اب تم اُن کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے۔“ اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب الجنائز، ۱/۵۳۱، الرقم:

- ۱۳۸۸

۱۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَزُورَ قَبْرًا، فَلْيَزِرْهُ، فَإِنَّهُ يَرِقُّ الْقَلْبَ، وَيُدْمَعُ الْعَيْنَ، وَيَذْكَرُ الْآخِرَةَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا، اب جو بھی قبر کی زیارت کرنا چاہے اُسے اجازت ہے کہ وہ زیارت کر لے کیونکہ یہ زیارت دل کو نرم کرتی ہے، آنکھوں سے (خشیتِ الہی میں) آنسو بہاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔“  
اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ. ثُمَّ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا تَذَكَّرُكُمْ الْآخِرَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب الجنائز، ۱/۵۳۲، الرقم: ۱۳۹۴۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۴۵، الرقم: ۱۲۳۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳/۲۹، الرقم: ۱۱۸۰۶، وأبو يعلى في المسند، ۱/۲۴۰، الرقم: ۲۷۸۔

”حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے پہلے زیارتِ قبور سے منع فرمایا بعد میں آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی۔“  
اسے امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، وَأَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَعَنْ نَبِيذِ الْأَوْعِيَّةِ، إِلَّا فُرُورُوا الْقُبُورِ، فَإِنَّهَا تُزْهَدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، میں تمہیں تین دن کے بعد قربانی کے گوشت کو کھانے سے منع کیا کرتا تھا، اور برتن میں نبیذ سے منع کیا کرتا تھا، اب زیارتِ (قبور) کیا کرو کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کی یاد

۱۴: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور، ۵۷۳/۳، الرقم: ۶۷۱۴، والحاكم في المستدرک، ۵۳۱/۱، الرقم: ۱۳۸۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۲۹/۴، الرقم: ۷۱۹۷۔

دلاتی ہے۔“ اسے امام عبد الرزاق اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِيهَا عِبْرَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں نصیحت اور عبرت ہے۔“ اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۶. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا فَإِنَّ لَكُمْ فِيهَا عِبْرَةً. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”اُمّ المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی

۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۸، الرقم: ۱۱۳۴۷،

والحاكم في المستدرک، ۱/۵۳۰، الرقم: ۱۳۸۶، والبيهقي في

السنن الكبرى، ۴/۷۷، الرقم: ۶۹۸۸۔

۱۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۲۷۸، الرقم: ۶۰۲،

والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۵۸، والمباركفوري في تحفة

الأحوذی، ۴/۱۳۶۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا، پس اب تم زیارت کیا کرو، بے شک اس میں تمہارے لیے نصیحت ہے۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۷. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: زُرِ الْقُبُورَ تَذَكَّرُ بِهَا الْآخِرَةَ، وَاعْسَلِ الْمَوْتَى فَإِنَّ مُعَالَجَةَ جَسَدِهِ مَوْعِظَةٌ بَلِيغَةٌ، وَصَلِّ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذَالِكَ أَنْ يُحْزِنَكَ فَإِنَّ الْحَزِينَ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَتَعَرَّضُ كُلُّ خَيْرٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّيْلِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ: رَوَاتُهُ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ.

”حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کرو، اس سے تمہیں آخرت کی یاد آئے گی، مُردوں کو

۱۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب الجنائز، ۵۳۳/۱، الرقم: ۱۳۹۵، وأيضاً، ۳۶۶/۴، الرقم: ۷۹۴۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۵/۷، الرقم: ۹۲۹۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۲۹۴، الرقم: ۳۳۴۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۷۵/۴، الرقم: ۵۳۰۹۔



غسل دیا کرو کہ اُن کے جسم کا بوسیدہ پن تمہارے لیے واضح نصیحت ہے۔ نماز جنازہ پڑھا کرو ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں غمگین کر دے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غمگین ہونا ہر بھلائی کے آنے کا سبب ہے۔“

اسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کے تمام راوی شروع سے آخر تک ثقہ ہیں۔

۱۸. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: زُورُوا إِخْوَانَكُمْ وَسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ، وَصَلُّوا عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ لَكُمْ فِيهِمْ عِبْرَةً. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے (فوت شدہ) بھائیوں کی زیارت کیا کرو، انہیں سلام کیا کرو اور اُن کے لیے رحمت کی دعا کیا کرو۔ بے شک اس میں تمہارے لیے عبرت ہے۔“ اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۹. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ

۱۸: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/۲۹۴، الرقم: ۳۳۴۱۔

۱۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة أحد،

۴/۱۴۸۶، الرقم: ۳۸۱۶، ومسلم في الصحيح، كتاب —

قَتَلَى أَحَدٍ، بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمَوَدِّعِ لِلْخِيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمَنْبِرَ، فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنْ مَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا. قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ اُحد پر (دوبارہ) آٹھ سال بعد اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں، میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں، مجھے تمہارے متعلق اس بات کا ڈر نہیں کہ تم (میرے بعد) شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا داری کی محبت

----- الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۱۷۹۶/۴، الرقم: ۲۲۹۶، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الميت يصلي على قبره بعد حين، ۲۱۶/۳، الرقم ۳۲۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۴/۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۷۹/۱۷، الرقم: ۷۶۸۔

میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار تھا (یعنی اس کے بعد جلد ہی آپ ﷺ کا وصال ہو گیا)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۰. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي، وَاللَّهِ، لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي، وَاللَّهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

۲۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد، ۱/ ۴۵۱، الرقم: ۱۲۷۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا وصفاته، ۴/ ۱۷۹۵، الرقم: ۲۲۹۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۱۴۹، الرقم: ۱۷۳۸۲، وابن حبان في الصحيح، ۷/ ۴۷۳، الرقم: ۳۱۹۸، وابن عبد البر في التمهيد، ۲/ ۳۰۲۔

ایک دن باہر تشریف لائے اور غزوہ اُحد کے شہداء پر نماز جنازہ ادا فرمائی جس طرح (عام) مُردوں پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اپنے حوض (کوثر) کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں، اور خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، أَوْ شَابًّا، فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ أَذْنُتُمُونِي! قَالَ: فَكَانَهُمْ صَغَرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ،

۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد، ۱/ ۱۷۵-۱۷۶، الرقم: ۴۴۶، ۴۴۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ۲/ ۶۵۹، الرقم: ۹۵۶، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ۳/ ۲۱۱، الرقم: ۳۲۰۳، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ۱/ ۴۸۹، الرقم: ۱۵۲۷-۱۵۲۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۸۸، الرقم: ۹۰۲۵۔

فَقَالَ: دُلُونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدُلُّوهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پھر (کچھ دن) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے موجود نہ پایا، تو اُس کے متعلق دریافت فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اُس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبر والوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور میں) روشنی فرما دے گا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۲. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى

۲۲: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ الْغِيَةِ، —

قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لِيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ. ثُمَّ دَعَا بَعْصِيْبٍ رَطْبٍ، فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا. ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں مُردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ جب کہ دوسرا غیبت کیا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اُس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ ایک قبر پر اور دوسرا حصہ دوسری قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... ۵/۲۲۴، الرقم: ۵۷۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ۱/۲۴۰، الرقم: ۲۹۲، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب التزهر عن البول، ۱/۳۰، الرقم: ۳۱، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب الاستبراء من البول، ۱/۶، الرقم: ۲۰۔

۲۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ. ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَعَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا جبکہ دوسرا چغلی کرتا تھا۔ پھر

۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب ما جاء في غسل البول، ۸۸/۱، الرقم: ۲۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ۲۴۰/۱، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب وضع الجريدة على القبر، ۱۰۶/۴، الرقم: ۲۰۶۹، وابن حبان في الصحيح، ۳۹۸/۷، الرقم: ۳۱۲۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۲۵/۱، الرقم: ۱۹۸۰۔

آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اُس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ عمل کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اِن کے باعث اِن کے عذاب میں تخفیف رہے گی جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۴. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: اشْتَكَيْتِ امْرَأَةً بِالْعَوَالِي مَسْكِينَةً، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْأَلُهُمْ عَنْهَا، وَقَالَ: إِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوهَا حَتَّى أَصْلِيَ عَلَيْهَا، فَتُوفِّيَتْ فَجُحِلُوا بِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَامَ، فَكُفِرُوا أَنْ يُوقِظُوهُ، فَصَلُّوا عَلَيْهَا، وَدَفَنُوهَا بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءُوا، فَسَأَلَهُمْ عَنْهَا، فَقَالُوا: قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا، فَكُفِرْهُنَا أَنْ نُوقِظَكَ، قَالَ: فَانْطَلِقُوا،

۲۴: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الجنازة بالليل، ۶۹/۴، الرقم: ۱۹۶۹، وأيضاً في باب الإذن بالجنازة، ۴/۴۰، الرقم: ۱۹۰۷، ومالك في الموطأ، كتاب الجنائز، باب التكبير على الجنائز، ۲۲۷/۱، الرقم: ۵۳۳، والشافعي في المسند، ۳۵۸/۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴۷۶/۲، الرقم: ۱۱۲۲۳۔



فَانْطَلِقْ يَمْشِي وَمَشُوا مَعَهُ، حَتَّى أَرَوْهُ قَبْرَهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَصَفُّوْا وَرَاءَهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.  
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ.

”حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اطرافِ مدینہ کے گاؤں میں سے ایک عورت بیمار ہوئی جو مفلس اور نادار تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رحمہ اللہ سے اُس کا حال دریافت فرماتے رہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ فوت ہو جائے تو میرے نماز جنازہ پڑھائے بغیر اُسے دفن نہ کرنا۔ وہ فوت ہو گئی تو لوگ عشاء کے بعد اُسے مدینہ منورہ لائے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو محوِ استراحت پایا۔ صحابہ کرام رحمہ اللہ نے آپ ﷺ کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور اُس کی نماز جنازہ پڑھ کر اُسے جنت البقیع میں دفن کر دیا۔ صبح جب صحابہ کرام رحمہ اللہ آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اُس عورت کا حال دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُسے تو دفن کر دیا گیا ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن آپ استراحت فرماتے تھے۔ ہم نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ صحابہ کرام رحمہ اللہ کے ساتھ (قبرستان) تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اُس غریب عورت کی قبر کی نشاندہی کی۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رحمہ اللہ نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ ﷺ نے اُس کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔“

اس حدیث کو امام نسائی، مالک اور شافعی نے روایت کیا ہے۔

۲۵. عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ الْهَدِيرِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَ حَدِيثٍ وَاحِدٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى حَرَّةٍ وَقِمٍ فَلَمَّا تَدَلَّيْنَا مِنْهَا وَإِذَا قُبُورٌ بِمَحْنِيَّةٍ، قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقُبُورٌ إِخْوَانِنَا هَذِهِ؟ قَالَ: قُبُورُ أَصْحَابِنَا، فَلَمَّا جِئْنَا قُبُورَ الشُّهَدَاءِ قَالَ: هَذِهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ربیعہ بن ہدیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو حضور نبی اکرم ﷺ سے سوائے ایک حدیث کے اور کوئی حدیث روایت

۲۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب زيارة القبور، ۲/ ۲۱۸، الرقم: ۲۰۴۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۱۶۱، الرقم: ۱۳۸۷، والبزار في المسند، ۳/ ۱۶۸-۱۶۹، الرقم: ۹۵۵، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۳/ ۱۴، الرقم: ۸۱۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/ ۲۴۹، الرقم: ۱۰۰۷۹، وابن عبد البر في التمهيد، ۲۰/ ۲۴۶۔

کرتے نہیں سنا۔ میں عرض گزار ہوا: وہ کونسی حدیث ہے؟ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قبورِ شہداء کی زیارت کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ ہم واقف نامی ٹیلے پر چڑھ گئے۔ جب ہم اترے تو ساتھ ہی متعدد قبریں تھیں۔ ہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ہمارے بھائیوں کی قبریں یہی ہیں؟ فرمایا: یہ ہمارے ساتھیوں کی قبریں ہیں۔ جب ہم قبورِ شہداء کے پاس پہنچے تو فرمایا: یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔“ اسے امام ابو داؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۶. عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ أَنَّ بَشِيرَ بْنَ الْخَصَاصِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ عَلَيَّ قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيرًا، ثُمَّ مَرَّ عَلَيَّ قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا فَحَانَتْ مِنْهُ التَّفَاتَةُ فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ فِي نَعْلَيْهِ، فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السَّبْتَيْنِ، أَلْقَهُمَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت بشیر بن نہیک بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر بن خصاصیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۲۶: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب كراهية المشي

بين القبور في النعال السبتية، ۹۶/۴، الرقم: ۲۰۴۸، وأيضاً في

السنن الكبرى، ۶۵۸/۱، الرقم: ۲۱۷۵،

نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا کہ آپ ﷺ مسلمانوں کی قبر کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ بہت بڑی برائی سے بچ گئے۔ پھر آپ ﷺ آگے تشریف لے گئے، اس کے بعد آپ ﷺ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ لوگ بہت بڑی بھلائی سے محروم رہے، اس کے بعد آپ ﷺ آگے تشریف لے گئے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص قبروں میں جوتیاں پہن کر چل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سستی جوتوں والے! ان کو اتار دو، اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۷. عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَّةِ، مَا تَنْقُمُ عَلَى اللَّهِ أَصْبَحْتَ تُمَاسِي رَسُولَ اللَّهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَنْقُمُ عَلَى اللَّهِ شَيْئًا، كُلُّ خَيْرٍ قَدْ آتَانِيهِ اللَّهُ، فَمَرَّ عَلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: أَدْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، ثُمَّ مَرَّ عَلَى مَقَابِرِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: سَبَقَ هَؤُلَاءِ

۲۷: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في خلع النعلين في المقابر، ۴۹۹/۱، الرقم: ۱۵۶۸، والحاكم في المستدرک، کتاب الجنائز، ۵۲۸/۱، الرقم: ۱۳۸۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸۰/۴، الرقم: ۷۰۰۸۔

خَيْرًا كَثِيرًا، قَالَ: فَالْتَفَتَ فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِي نَعْلَيْهِ، فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السَّبْتَيْنِ، أَلْقِهِمَا.

وفي رواية الحاكم زاد: فَنَظَرَ، فَلَمَّا عَرَفَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَرَمَى بِهِمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ.

”حضرت بشیر بن خصاصیہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خصاصیہ! تمہیں اللہ کی جانب سے کیا بات بری معلوم ہوتی ہے حالانکہ تم اُس کے رسول کے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی بات بری معلوم نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھلائی عنایت فرمائی ہے اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کی قبروں پر سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں نے بہت خیر حاصل کی، پھر مشرکین کی قبروں پر سے گزرے تو فرمایا: ان لوگوں کے ہاتھوں سے بھلائی نکل گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو جو توں سمیت قبرستان میں چلتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سنتی جو توں والے جوتے اُتار دو۔“

اور امام حاکم کی روایت میں اِنْ الْفَاظُ کا اضافہ ہے: ”اُس شخص نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور جب اُس نے پہچان لیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں تو اُس نے اپنے جوتے اُتار کر پھینک دیئے۔“

اسے امام ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۸. عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ رضی اللہ عنہ بِشِيرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِي نَعْلَيْنِ بَيْنَ الْقُبُورِ فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السَّبَيْتَيْنِ، أَلْقِهُمَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت بشیر بن خصاصیہ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بشارت یافتہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ جوتوں سمیت قبروں کے درمیان چل رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: اے سبتی جوتوں والے! انہیں اُتار دو۔“

اسے امام احمد، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۲۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۸۳، ۲۲۴، الرقم: ۲۰۸۰۳، ۲۲۰۰۳، والحاكم في المستدرک، کتاب الجنائز، ۱/۵۲۹، الرقم: ۱۳۸۱، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳/۶۵، الرقم: ۱۲۱۴۲، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ۳/۲۷۰، الرقم: ۱۶۵۱۔

وفي رواية: عَنْ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا مُتَكِيٌّ عَلَى قَبْرِ، فَقَالَ: قُمْ، لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ أَوْ يُؤْذِيكَ.  
رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ. (۱)

”ایک روایت میں حضرت عمر بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر کے ساتھ ٹیک لگائے دیکھا تو فرمایا: کھڑے ہو جاؤ، صاحب قبر کو تکلیف نہ دو، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں تکلیف پہنچائے۔“  
اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۹. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ

(۱) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۰۳/۴۳،  
والهندي في كنز العمال، ۳۲۱/۱۵، الرقم: ۴۲۹۸۸،  
والعسقلاني في فتح الباري، ۲۵۵/۳، والعيني في عمدة  
القاري، ۱۸۵/۸، وملا علي القاري في مرقاة المفاتيح،  
۱۷۶/۴۔

۲۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند  
دخول القبر والدعاء لأهلها، ۲/۶۶۹، الرقم: ۹۷۴، والنسائي  
في السنن، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين،  
۹۱/۴، الرقم: ۲۰۳۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۲۱/۶، —

أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ (تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ) قَالَ: قُولِي: اَلْسَلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأَخِرِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآلِحِقُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں زیارتِ قبور کے وقت اہل قبور سے کس طرح مخاطب ہوا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ضرور بالضرور ملنے والے ہیں۔“ اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳۰. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

..... الرقم: ۲۵۸۹۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۵۷۶/۳، الرقم: ۶۷۲۲۔

۳۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ۶۶۹/۲، الرقم: ۹۷۴، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ۹۳/۴، الرقم: ۲۰۳۹، وأبو يعلى في المسند، ۱۹۹/۸، الرقم: ۴۷۵۸، وابن حبان في الصحيح، ۴۴۴/۷، الرقم: ۳۱۷۲۔



(كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ) يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُونَ، غَدًا مُؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتَّسَائِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (کی جب میرے یہاں باری ہوتی تو آپ ﷺ) رات کے آخری پہر بقیع کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور (اہل قبرستان سے) فرماتے: تم پر سلامتی ہو، اے مومنوں کے گھر والو! جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ تمہارے پاس آگئی کہ جسے کل ایک مدت بعد پاؤ گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقہ (اہل مدینہ کے قبرستان) والوں کی مغفرت فرما۔“

اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳۱. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا

۳۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ۶۷۱/۲، الرقم: ۹۷۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۳/۵، الرقم: ۲۳۰۳۵، وابن حبان في الصحيح، ۴۴۵/۷، الرقم: ۳۱۷۳، والرويان في المسند، ۶۷/۱، الرقم: ۱۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷۹/۴، الرقم: ۷۰۰۵۔

خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ، وَفِي رَوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ، وَفِي رَوَايَةِ زُهَيْرٍ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ. وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ، لَلْآحِقُونَ. أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قبرستان کی طرف جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں (آداب زیارت) سکھاتے۔ پس اُن میں سے کہنے والا کہتا، ابو بکر بن ابی شیبہ (راوی حدیث) کی روایت میں ہے: گھر والوں پر سلامتی ہو اور حضرت زبیر (راوی حدیث) کی روایت میں ہے: اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی ضرور بالضرورت تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کے طلب گار ہیں۔“

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۲. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ

۳۲: أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ

إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ، ۳/ ۳۶۹، الرَّقْمُ: ۱۰۵۳، وَالْهَنْدِيُّ فِي كَنْزِ —

الْقُبُورِ، يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآخِرِ.  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان سے گزرے تو اہل قبور کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”اے اہل قبور! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔“

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۳. عَنْ مَالِكِ الدَّارِ رحمہ اللہ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ

..... العمال، ۲۷۳/۱۵، الرقم: ۴۲۵۶۱، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۵۵۳/۱، الرقم: ۱۷۶۵۔

۳۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، باب ما ذكر في فضل عمر بن الخطاب رضي اللہ عنہ، ۳۵۶/۶، الرقم: ۳۲۰۰۲، والبيهقي في دلائل النبوة، ۴۷/۷، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۱۴۹/۳، والسبكي في شفاء السقام/۱۳۰، والهندي في كنز العمال، ۴۳۱/۸، الرقم: ۲۳۵۳۵، وابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم/۳۷۳، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱۶۷/۵، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في الإصابة، ۴۸۴/۳۔

عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَسْقِ لَأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: أَنْتَ عُمَرُ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مَسْقِيُّونَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسُ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ، فَأَتَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ، لَا أَلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

”حضرت مالک دار رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے تو ایک صحابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی اُمت کے لیے سیرابی مانگیں کیوں کہ وہ (قحط سالی کے باعث) ہلاک ہو گئی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں اس صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کیے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو (دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں اُن سے) ہوشیار رہو، ہوشیار رہو۔ پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ کسی کام میں عاجز ہو آ جاؤں۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے دلائل النبوة میں روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے۔ امام عسقلانی نے بھی فرمایا: امام ابن ابی شیبہ نے اسے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۴. عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: أَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ رضي الله عنه فَقَالَ: نَعَمْ، جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ (وفي رواية: وَلَا الْخَدَرَ) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَبْكُوا عَلَى الدِّينِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلَكِنْ ابْكُوا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ

۳۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۲۲/۵، الرقم: ۲۳۶۳۲،  
والحاكم في المستدرک، ۵۶۰/۴، الرقم: ۸۵۷۱، والطبرانی  
في المعجم الكبير، ۱۵۸/۴، الرقم: ۳۹۹۹، وأيضاً في المعجم  
الأوسط، ۹۴/۱، الرقم: ۲۸۴، وأيضاً، ۱۴۴/۹، الرقم: ۹۳۶۶،  
وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۴۹/۵۷، ۲۵۰،  
والسبکی في شفاء السقام/ ۱۱۳، والهيثمی في مجمع الزوائد،  
۲۴۵/۵، والهندي في كنز العمال، ۸۸/۶، الرقم: ۱۴۹۶۷۔

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت داود بن ابی صالح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک روز (خليفة وقت) مروان (روضہ رسول ﷺ پر حاضری دینے) آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر اپنا چہرہ جھکائے کھڑا ہے، تو اس نے اس آدمی سے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟ جب مروان اس آدمی کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ وہ (صحابی رسول) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے (جواب میں) فرمایا: ہاں (میں جانتا ہوں کہ) میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا ہوں اور کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں کسی تاریک جگہ پر نہیں آیا) میں نے رسول خدا ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: دین پر مت روؤ جب اس کا ولی اس کا اہل ہو، ہاں دین پر اس وقت روؤ جب اس کا ولی نا اہل ہو۔“

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۵. عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ

۳۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الجنائز، باب من كان يأتي قبر النبي ﷺ فيسلم، ۲۸/۳، الرقم: ۱۱۷۹۳، وعبد الرزاق في المصنف، كتاب الجنائز، باب السلام على قبر النبي ﷺ، ۵۷۶/۳، الرقم: ۶۷۲۴، والجهضمي في فضل —

يَخْرُجَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ وَجْهَهُ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَنْزِلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْجَهْضَمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

وفي رواية: عَنْ نَافِعٍ رضي الله عنه عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلَا يَمَسُّ الْقَبْرَ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَه. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَّاضٌ.

وَذَكَرَ الذَّهَبِيُّ: نَافِعٌ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

----- الصلاة على النبي ﷺ، ٨٤/١، الرقم: ٩٩-١٠٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٤٥/٥، الرقم: ١٠٠٥١، وأيضاً في شعب الإيمان، ٣/٤٨٧، الرقم: ٤٩٠، ٤١٥٠، ٤١٦١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٥٦، والقاضي عياض في الشفا/٥٨٦، الرقم: ١٤٧٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٩٥/٥-١٠١.

عنہما تابعی، ثقہ، ثبت، فقیہ مشہور مات سنۃ ۱۱۷ھ اَوْ بَعْدَ ذَالِکَ.

”حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کبھی (مدینہ منورہ سے) کہیں باہر جانے کا ارادہ کرتے تو (سب سے پہلے) مسجد نبوی میں جا کر نوافل ادا کرتے پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہوتے اور یوں سلام عرض کرتے: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبْتَاہُ“ پھر جہاں کہیں تشریف لے جانا ہوتا وہاں جاتے اور جب سفر سے واپس لوٹتے تو بھی اپنے گھر میں داخل ہونے سے قبل روضہ انور پر اسی طرح سلام عرض کرنے تشریف لے جاتے۔ (اور پھر اس کے بعد اپنے گھر تشریف لے جاتے)۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، عبد الرزاق، جہضمی، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کسی سفر سے واپس لوٹتے، تو سب سے پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہوتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور بلندی درجات کے لیے دعا کرتے، لیکن (ازرائے ادب و تعظیم) قبر انور کو مس نہ کرتے، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کرتے، پھر (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) کی قبر پر حاضر ہو کر (یوں سلام عرض کرتے: اے میرے ابا جان! آپ پر سلامتی ہو۔“



اس حدیث کو امام بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

”امام ذہبی نے فرمایا: حضرت نافع سے مراد حضرت ابو عبد اللہ مدنی رحمہ اللہ ہیں جو کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں اور نہایت جلیل القدر تابعی، ثقہ، ثبت اور مشہور فقیہ ہیں اور ان کی وفات سن ۷۱ھ یا اس کے بعد ہوئی۔“

وقال العلامة بدر الدين العيني في "العمدة": والامة  
مجمعة على زيارة قبر نبينا ﷺ وأبي بكر وعمر رضي الله  
عنهما وكان ابن عمر إذا قدم من سفر أتى قبره المكرم  
فقال: السلام عليك يا رسول الله، السلام عليك يا أبا  
بكر، السلام عليك يا أبتاه، ومعنى النهي عن زيارة  
القبور إنما كان في أول الإسلام عند قربهم بعبادة  
الأوثان واتخاذ القبور مساجد فلما استحکم الإسلام  
وقوي في قلوب الناس وأمنت عبادة القبور والصلاة  
إليها نسخ النهي عن زيارتها لأنها تذكر الآخرة وترهّد  
في الدنيا. (۱)

(۱) ذكره العيني في عمدة القاري، ۸/۷۰۔

”علامہ بدر الدین عینی نے اپنی شرح بخاری ”عمدة القاری“ میں فرمایا: اُمت کا حضور نبی اکرم ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبور کی زیارت پر اجماع ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر سے واپس لوٹتے تو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرتے اور عرض کرتے: ”یا رسول اللہ! آپ پر سلامتی ہو، اے ابو بکر! آپ پر سلامتی ہو، اے میرے والد محترم (عمر فاروق)! آپ پر سلامتی ہو۔“ اور زیارت قبور سے منع کی وجہ آغاز اسلام میں لوگوں کا بتوں کی پوجا کے دور کا قریب ہونا اور قبروں کو سجدہ گاہ بنا لینا تھا، لیکن جب دین اسلام مستحکم ہو گیا اور لوگوں کے دلوں میں ایمان مضبوط ہو گیا اور قبروں کی عبادت اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا اندیشہ جاتا رہا تو زیارتِ قبور کی نہی کا حکم منسوخ کر دیا گیا کیونکہ یہ (زیارتِ قبور) آخرت کی یاد دلاتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے۔“

## الرُّخْصَةُ لِلنِّسَاءِ لَزِيَارَةِ الْقُبُورِ

﴿خواتین کے لیے زیارت قبور کی اجازت﴾

۳۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ، فَقَالَ: أَتَقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي. قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَائِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس زار و قطار رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔ اس عورت نے (شدتِ غم اور عدمِ تعارف کی وجہ سے) کہا: آپ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ آپ کو مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی ہے۔ وہ

۳۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ۴۳۱/۱، الرقم: ۱۲۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۴۳/۳، الرقم: ۱۲۴۸۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰۱/۱۰، الرقم: ۲۰۰۴۳۔

خاتون آپ ﷺ کو پہچانتی نہ تھی۔ کسی نے اُسے بتایا کہ یہ تو حضور نبی اکرم ﷺ ہیں۔ وہ عورت (اپنی اس بات کی معذرت کرنے کیلئے) آپ ﷺ کے درِ اقدس پر حاضر ہوئی۔ اس نے خدمت میں حاضری کی اجازت لینے کے لیے وہاں دربان نہیں پایا (تو باہر سے کھڑے ہو کر) عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ اُس کی معذرت طلبی پر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک صبر وہی ہے جو صدمہ کے آغاز میں ہو (کیونکہ مروی زمانہ کے ساتھ تو ہر ایک کو صبر آ ہی جاتا ہے)۔“

اسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِحُبْشِيِّ، قَالَ: فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فُدِّنَ فِيهَا. فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدَمَانِي جَذِيمَةً حَقِيقَةً

۳۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في زيارة القبور للنساء، ۳/۳۷۱، الرقم: ۱۰۵۵، والحاكم في المستدرک، ۳/۵۴۱، الرقم: ۶۰۱۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳/۲۹، الرقم: ۱۱۸۱۱، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۳/۶۰۔

مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا  
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكَا  
لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبْتَ لَيْلَةً مَعَا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ، لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مِتُّ،  
وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا مقام حبشی میں انتقال ہوا تو آپ کو مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا، جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (اپنے بھائی) حضرت عبد الرحمان بن ابی بکر کی قبر پر تشریف لائیں تو (اشعار میں) فرمایا:

”ہم جذیمہ بادشاہ کے دو مصاحبوں کی طرح عرصہ دراز تک اکٹھے رہے  
یہاں تک کہ کہا گیا ہر گز جدا نہیں ہوں گے، پس جب جدا ہو گئے تو گویا کہ  
مدت دراز تک اکٹھا رہنے کے باوجود (ایسا لگتا ہے کہ) میں اور مالک نے  
ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری۔“

پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں (وقتِ وفات) وہاں ہوتی تو تمہیں وہیں  
دفن کراتی جہاں تمہارا انتقال ہوا اور اگر (آپ کی وفات کے وقت) میں حاضر ہوتی  
تو (اب) آپ کی زیارت کو نہ آتی۔“

اسے امام ترمذی، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ رضي الله عنه أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَقْبَلَتْ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْمَقَابِرِ، فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، مَنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَتْ: مِنْ قَبْرِ أَخِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ لَهَا: أَلَيْسَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ نَهَى ثُمَّ أَمَرَ بِزِيَارَتِهَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. (۱)

”حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قبرستان سے واپس تشریف لا رہی تھیں میں نے اُن سے عرض کیا: اُم المؤمنین! آپ کہاں سے تشریف لا رہی ہیں؟ فرمایا: اپنے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر کی قبر سے، میں نے عرض کیا: کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے زیارتِ قبور سے منع نہیں فرمایا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! پہلے منع فرمایا تھا لیکن بعد میں رخصت دے دی تھی۔“ اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب الجنائز، ۱/۵۳۲، الرقم:

۱۳۹۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۱۳۱، الرقم: ۷۲۰۷،

والعسقلاني في فتح الباري، ۳/۱۴۹، والمباركفوري في تحفة

الأحوذی، ۴/۱۳۷۔

۳۸. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَزُورُ قَبْرَ حَمْزَةَ كُلِّ جُمُعَةٍ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”امام جعفر الصادق اپنے والد گرامی امام محمد الباقر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ کائنات حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہر جمعہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضری دیتی تھیں۔“  
اسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۳۹. عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ تَأْتِي قَبْرَ حَمْزَةَ وَكَانَتْ قَدْ وَضَعَتْ عَلَيْهِ عَلَمًا لَوْ تَعَرَّفَهُ، وَذَكَرَ أَنَّ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانَ عَلَيْهِمُ النَّقْلُ يَعْنِي حِجَارَةً صِغَارًا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت اصبح بن نباتہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضری دیتی تھیں۔“

۳۸: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۵۷۲/۳، الرقم: ۶۷۱۳،  
والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۳۱/۴، الرقم: ۷۲۰۸۔

۳۹: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، كتاب الجنائز، باب في زيارة القبور، ۵۷۴/۳، الرقم: ۶۷۱۷۔

آپ نے اُس کی پہچان کے لئے اُس کے اوپر جھنڈا نصب کیا ہوا تھا۔ یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبور پر بھی چھوٹے پتھروں کی نشانیاں رکھی گئی تھیں۔“

اسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَزُورُ قَبْرَ عَمِّهَا حَمْزَةَ كُلَّ جُمُعَةٍ فَتُصَلِّي وَتَبْكِي عِنْدَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا الْحَدِيثُ رَوَاتُهُ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ. (۱)

”حضرت علی بن حسین اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ کانات حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہر جمعہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضری دیتی تھیں آپ وہاں دعا کرتیں اور گریہ وزاری کرتی تھیں۔“

اسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرک، ۵۳۳/۱، الرقم: ۱۳۹۶،  
والبيهقي في السنن الكبرى، ۷۸/۴، الرقم: ۷۰۰۰،  
والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۱۳۷/۲۔



حدیث کے تمام راوی آخر تک ثقہ ہیں۔

۴۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخَّصَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رُخِّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔“

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: اس باب میں حضرت ابن عباس اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ وہ فرماتے

۴۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في كراهية زيارة القبور النساء، ۳/ ۳۷۱، الرقم: ۱۰۵۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۳۷، الرقم: ۸۴۳۰، وعبد الرزاق في المصنف، ۳/ ۵۶۹، الرقم: ۶۷۰۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۴/ ۴۲، الرقم: ۳۵۹۱۔

ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ حکم اس وقت تھا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے زیارتِ قبور کی اجازت نہیں دی تھی۔ جب آپ ﷺ نے اجازت فرمادی تو یہ اجازت مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں: عورتوں کو زیارتِ قبور کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ ان میں صبر کم اور رونا دھونا زیادہ ہوتا ہے۔

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي شَرْحِهِ عَلَى صَحِيحِ  
الْبُخَارِيِّ بَعْدَ الذِّكْرِ هَذَا الْحَدِيثِ: قَالَ الْقُرْطُبِيُّ: هَذَا  
الْلَعْنُ إِنَّمَا هُوَ لِلْمَكْشَرَاتِ مِنَ الزِّيَارَةِ لِمَا تَقْتَضِيهِ الصِّفَةُ  
مِنَ الْمُبَالِغَةِ، وَلَعَلَّ السَّبَبَ مَا يُفْضِي إِلَيْهِ ذَلِكَ مِنْ  
تَضْيِيعِ حَقِّ الزَّوْجِ وَالتَّبَرُّجِ وَمَا يَنْشَأُ مِنْهُنَّ مِنَ الصِّيَاحِ  
وَنَحْوِ ذَلِكَ، فَقَدْ يُقَالُ: إِذَا أُمِنَ جَمِيعُ ذَلِكَ فَلَا مَانِعَ  
مِنَ الْإِذْنِ لِأَنَّ تَذَكُّرَ الْمَوْتِ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الرِّجَالُ  
وَالنِّسَاءُ. (۱)

”شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے شرح صحیح بخاری

(۱) ذکرہ ابن حجر العسقلانی فی فتح الباری، ۱۴۹/۳، وعبد

الرحمن المبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ۱۳۶/۴

میں حدیثِ ترمذی کا ذکر کر کے لکھا ہے: امام قرطبی نے کہا: یہ لعنت کثرت سے زیارت کرنے والیوں کے لیے ہے جیسا کہ صفتِ مبالغہ کا تقاضا ہے (یعنی زَوَارَاتِ مبالغہ کا صیغہ ہے جس میں کثرت سے زیارت کرنے کا معنی پایا جاتا ہے) اور شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ (بار بار) قبروں پر جانے سے شوہر کے حق کا ضیاع، زینت کا اظہار اور بوقتِ زیارت چیخ و پکار اور اس طرح کے دیگر ناپسندیدہ اُمور کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ پس اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جب ان تمام ناپسندیدہ اُمور سے اجتناب ہو جائے تو پھر رخصت میں کوئی حرج نہیں کیونکہ مرد اور عورتیں دونوں موت کی یاد کی محتاج ہیں۔“

۴۱. عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَوَارَاتِ الْقُبُورِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: وَهَذَا حَدِيثُ الْمَرْوِيَّةِ فِي النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ مَنْسُوخَةٌ وَالنَّاسِخُ لَهَا حَدِيثُ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، أَلَا فَرُّوْهُمَا فَقَدْ أَدَّنَ اللَّهُ تَعَالَى لِسِنِّيهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ وَهَذَا

۴۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، کتاب الجنائز، ۱/ ۵۳۰، الرقم:

- ۱۳۸۵

الْحَدِيثُ مُخْرَجٌ فِي الْكِتَابَيْنِ الصَّحِيحَيْنِ لِلشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

”حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کثرت سے) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا: زیارتِ قبور کی ممانعت کے بارے میں وارد ہونے والی یہ احادیث منسوخ ہیں اور ان کی ناسخ وہ حدیث ہے جو حضرت علقمہ بن مرثد نے حضرت سلیمان بن بریدہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، سو (اب) تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کا اذن دے دیا ہے۔ یہ حدیث امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کی ہے۔

# مَوْقِفُ أَصْحَابِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

﴿ زيارتِ قبور پر اصحابِ مذاہبِ اربعہ کا موقف ﴾

## مَوْقِفُ الْأَحْنَافِ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

زيارتِ قبور پر احناف کا موقف

١. قَالَ بَدْرُ الدِّينِ الْعَيْنِيُّ: وَكَانَ الشَّارِعُ يَأْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ، فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رضي الله عنهم، يَفْعَلُونَ ذَلِكَ، وَزَارَ الشَّارِعُ قَبْرَ أُمِّهِ، يَوْمَ الْفَتْحِ فِي أَلْفِ مُقَنِّعٍ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، وَذَكَرَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنْسٍ رضي الله عنهم، إِجَازَةً الزِّيَارَةِ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَزُورُ قَبْرَ حَمْزَةَ رضي الله عنه كُلَّ جُمُعَةٍ، وَكَانَ عُمَرُ رضي الله عنه يَزُورُ قَبْرَ أَبِيهِ فَيَقِفُ عَلَيْهِ وَيَدْعُو لَهُ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَزُورُ قَبْرَ أَخِيهَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَبْرَهُ بِمَكَّةَ، ذَكَرَهُ

أَجْمَعَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ ابْنُ حَبِيبٍ: لَا بَأْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ،  
وَالْجُلُوسِ إِلَيْهَا، وَالسَّلَامِ عَلَيْهَا عِنْدَ الْمُرُورِ بِهَا. وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ  
نَهْيُ عَنْهُ ثُمَّ أُذِنَ فِيهِ. فَلَوْ فَعَلَ ذَلِكَ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلْ إِلَّا خَيْرًا لَمْ  
أَرِ بِذَلِكَ بَأْسًا. وَقَالَ فِي التَّوْضِيحِ أَيْضًا: وَالْأُمَّةُ مُجْمَعَةٌ عَلَى  
زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّنَا ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ  
إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى قَبْرَهُ الْمَكْرَمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ. قَالَ بَدْرُ  
الدِّينِ الْعَيْنِيُّ: وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ إِنَّمَا كَانَ فِي أَوَّلِ  
الْإِسْلَامِ عِنْدَ قُرْبِهِمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَاتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ،  
فَلَمَّا اسْتَحْكَمَ الْإِسْلَامُ، وَقَوِيَ فِي قُلُوبِ النَّاسِ، وَأُمِنَتْ عِبَادَةُ  
الْقُبُورِ، وَالصَّلَاةُ إِلَيْهَا، نُسِخَ النَّهْيُ عَنْ زِيَارَتِهَا لِأَنَّهَا تُذَكِّرُ  
الْآخِرَةَ وَتُزْهِدُ فِي الدُّنْيَا. (١)

”علامہ بدر الدین عینی (شارح صحیح بخاری) زیارتِ قبور کے حوالے سے

(١) ذکرہ بدر الدین العینی فی عمدة القاری، ٧٠/٨

بیان کرتے ہیں: شارع اسلام (حضور نبی اکرم ﷺ) ہر سال کے شروع میں شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور فرماتے: تم نے جو صبر کیا اُس کی بدولت تم پر سلامتی ہو، اور آخرت کا ٹھکانہ ہی سب سے بہتر ہے۔ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے فتح مکہ کے وقت اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اور اسے ابن ابی الدنیا اور ابن ابی شیبہ نے حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے زیارتِ قبور کے جواز میں بیان کیا ہے۔ (اسی طرح) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر جمعہ کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کیا کرتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد کی قبر پر حاضری دیتے وہاں تھوڑی دیر قیام فرماتے اور اُن کے لیے دعا کرتے۔ (اسی طرح) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی حضرت عبد الرحمن کی قبر پر حاضر ہوتیں اور اُن کی قبر مکہ میں تھی۔ ان تمام روایات کو امام عبد الرزاق نے بیان کیا ہے۔ حضرت ابن حبیب نے کہا ہے کہ زیارتِ قبور کرنے، ان کے پاس بیٹھنے اور قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے ان پر سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔ امام مالک سے زیارتِ قبور کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: بے شک اس عمل سے پہلے منع کیا گیا تھا پھر اس کی اجازت ہو گئی اگر کوئی انسان یہ عمل کرے اور خیر کے سوا کچھ نہ کہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

”علامہ بدر الدین عینی اس کی توضیح میں یہ بھی کہتے ہیں: تمام اُمت کا حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور، اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کی زیارت کرنے پر اتفاق ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ جب وہ شہر سے واپس لوٹتے تو سیدھے حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور پر حاضر ہوتے اور کہتے یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو، اے ابو بکر! آپ پر سلام ہو، اے ابا جان! (حضرت عمر) آپ پر سلام ہو۔

”علامہ بدر الدین عینی مزید فرماتے ہیں: زیارتِ قبور سے منع کرنے کا معنی یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں لوگوں کا بتوں کی عبادت اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کے زمانہ سے قریب ہونے کی وجہ سے یہ ممانعت تھی، لیکن جب اسلام مستحکم ہوا اور لوگوں کے دلوں میں راسخ اور مضبوط ہو گیا اور قبروں کی عبادت اور ان کے لیے نماز کا خوف ختم ہو گیا تو پھر زیارتِ قبور کی ممانعت منسوخ ہو گئی کیونکہ دراصل زیارتِ قبور آخرت کی یاد دلاتی ہے اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔“

۲. عَنْ طَاوُوسٍ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يَتَفَرَّقُوا عَنِ الْمَيِّتِ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، لِأَنَّهُمْ يَفْتَنُونَ وَيَحَاسِبُونَ فِي قُبُورِهِمْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ (۱)

”حضرت طاووس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ائمہ و اسلاف اس عمل کو پسند کرتے تھے کہ میت کی قبر سے سات دنوں تک جدا نہ ہوا جائے (یعنی کم از کم سات

(۱) ذکرہ بدر الدین العینی فی عمدة القاری، ۷۰/۸



دنوں تک وہاں فاتحہ و قرآن خوانی کا معمول جاری رکھا جائے) کیونکہ سات دنوں تک میت کی قبر میں آزمائش ہوتی ہے اور ان کا حساب ہوتا ہے۔“

۳. متاخرین میں حضرت شاہ ولی اللہؒ کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے فتاویٰ عزیزی میں نہ صرف یہ کہ زیارتِ قبور کو جائز قرار دیا ہے بلکہ زیارتِ قبور کے آداب اور اہل قبور سے استمداد کا طریقہ کار بھی بتایا ہے۔ اس حوالے سے ان کی عبارت ملاحظہ کریں:

سوال: ترکیب زیارت قبور؟

جواب: ہر گاہ کہ برائے زیارتِ قبرِے از عوام مومنین برود اول پشت بقبلہ، رو بسینہ میت نماید و سورہ فاتحہ یکبار و اخلاص سہ بار و در وقت در آمدن بمقبرہ این الفاظ بگوید السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین یغفر الله لنا ولكم وانا ان شاء الله بکم للاحقون۔ واگر قبر بزرگے از اولیاء و صلحا باشد رومے بسوی سینہ آن بزرگ کرده بنشیند و بست و یکبار بچہار ضرب سُبُوح قُدُوس رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ گوید و سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ سَه بَارِبْخَوَانِد و دل را از خطرات خلاص کردہ مقابل سینہ آن بزرگ آرد، برکات روح در دل این زیارت کنندہ خواہند رسید۔<sup>(۱)</sup>

(۱) شاہ عبدالعزیز، فتاویٰ عزیزی، ۱: ۱۷۶

سوال: زیارتِ قبور کا طریقہ (کیا ہے)؟

جواب: جو شخص بھی کسی عام مومن کی قبر پر چلا جائے تو قبلہ کی طرف پشت کر کے چہرہ میت کے سینے کی طرف کرے۔ ایک بار سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور جب قبرستان میں داخل ہو تو یہ الفاظ کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُونَ (اے امومنین و مسلمین سے تعلق رکھنے والے لوگو! تم پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری بخشش و مغفرت فرمائے۔ ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔) اگر وہ قبر اولیاء و صلحاء میں سے کسی بزرگ کی ہو تو اپنا چہرہ اس بزرگ کے سینہ کی طرف کرے اور بیٹھ جائے اور ۲۱ مرتبہ چار ضربوں کے ساتھ ان اسماء مبارکہ کا ورد کرے سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ اور سورہ القدر تین بار پڑھے۔ اس بزرگ ہستی کے سامنے اپنے قلب کو وساوس و خطرات سے پاک کرے تو اس زیارت کرنے والے کے دل میں اس بزرگ ہستی کی روحانی برکات پہنچ جائیں گی۔“

اس سے متصل ایک اور سوال ان سے دریافت کیا گیا کہ صاحب مزار کا کامل ہونے کا پتہ کس طرح چلے گا اور اگر صاحب مزار کامل ہو تو اس سے استمداد کا طریقہ بتائیں، تو انہوں نے وہ بھی بتایا۔ ذیل میں سوال اور اس کا جواب ملاحظہ کریں۔

سوال: برائے دریافت اینکہ اہل قبر کامل ست یا نہ ودر صورتیکہ اہل قبر کامل باشد ازواستمداد بچہ صورت باید کرو؟

جواب: بعضے از اہل قبور مشہو بکمال اند و کمال ایشان متواتر شدہ طریق استمداد از ایشان آنست کہ جانب سر قبر او سورہ بقرہ انگشت بر قبر نہادہ تا مُفْلِحُونَ بخواند باز بطرف پائیں قبر بیاید و آمَنَ الرَّسُولُ تا آخر سورہ بخواند و بزبان گوید اے حضرت من برائے فلان کار در جناب الہی التجا و دعا میکنیم شما نیز بدعا و شفاعت امداد من نمائید باز رو بقبلہ آرد و مطلوب خود را ز جناب باری خواہد و کسانیکہ کمال اینان معلوم نیست و مشہور و متواتر نشدہ دریافت کمال آنہا بہمان طریق است کہ بعد از فاتحہ و درود و ذکر سُبُوح دل خود را مقابلہ سنیہ مقبور بداد و اگر راحت و تسکین و نورے دریافت کند بدانکہ کہ این قبر اہل صلاح و کمال ست لاکن استمداد از مشہورین باید کرد۔<sup>(۱)</sup>

سوال: یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا صاحب مزار کامل ہے یا نہیں اور اگر وہ کامل ہو تو اس صورت میں اس سے استمداد کس طرح کرنا چاہیے؟

(۱) شاہ عبدالعزیز، فتاویٰ عزیز، ۱: ۱۷۷

جواب: بعض صاحبانِ مزار کا کامل ہونا مشہور ہوتا ہے اور ان کا باکمال ہونا تسلسل کے ساتھ ثابت ہوتا ہے۔ ایسے باکمال صاحبِ مزار ہستیوں سے استمداد کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کے سرہانے انگلی رکھ کر سورہ بقرہ کی تلاوت آغاز سے مفلحون تک کرے۔ پھر قبر یا پابنتی کی طرف آئے اور سورہ بقرہ میں سے آمن الرسول سے لے کر آخر تک مکمل پڑھے، اور اپنی زبان سے یوں کہے: اے حضرت میں اپنی فلاں حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہوں آپ بھی بارگاہِ الہی میں اپنی دعا اور شفاعت سے میری امداد فرمائیں۔“ پھر اپنا رخ بطرف قبلہ کرے اور اپنا مطلوب خود بارگاہِ الہی سے طلب کرے۔ اور وہ صاحبِ مزار جن کے بارے میں کامل ہونا معلوم نہ ہو اور عوام میں ان کا کامل ہونا بھی معروف اور تو اتر کے ساتھ نہ ہو تو ایسے لوگوں کا مقام و مرتبہ اس طریقہ کے ساتھ معلوم کیا جاسکتا ہے۔ سورہ فاتحہ اور درود شریف پڑھ کر ”سبح“ کا ذکر کرے اپنا دل اس صاحبِ مزار شخص کے سینہ کے سامنے کرے اگر راحت و سکون پائے تو جان لے کہ یہ صاحبِ مزار کامل شخصیت کا مالک ہے۔ لیکن (پھر بھی) استمداد معروف صاحبِ کمال بزرگوں سے ہی کیا جائے۔“

## مَوْقِفُ الْمَالِكِيَّةِ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

زیارتِ قبور پر مالکیہ کا موقف

قَالَ دُرْدِيرٌ: وَجَازَ زِيَارَةُ الْقُبُورِ بَلْ هِيَ مَدْدُوبَةٌ بِلَا حِدِّ

بِیَوْمٍ أَوْ وَقْتٍ أَوْ فِي مِقْدَارِ مَا يُمَكِّتُ عِنْدَهَا. (۱)

”علامہ درودیر لکھتے ہیں: زیارتِ قبور جائز بلکہ مندوب ہے اس چیز کا تعین کیے بغیر کہ کب اور کس وقت زیارت کے لیے جایا جائے اور قبروں کے پاس کتنی دیر ٹھہرا جائے۔“

## مَوْقِفُ الشَّوَافِعِ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

زیارتِ قبور پر شوافع کا موقف

۱. قَالَ الشَّرْبِیْنِیُّ: وَيَنْدُبُ زِيَارَةَ الْقُبُورِ الَّتِي فِيهَا الْمُسْلِمُونَ، لِلرِّجَالِ بِالْإِجْمَاعِ. وَكَانَتْ زِيَارَتُهَا مِنْهَا عَنْهَا ثُمَّ نَسِخَتْ بِقَوْلِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فزُورُوهَا. يُكْرَهُ زِيَارَتُهَا لِلنِّسَاءِ لِأَنَّهَا مَظْنَّةٌ لِلطَّلَبِ بِكَاثِلَتِهِنَّ وَرَفَعَ أَصْوَاتِهِنَّ نَعَمْ يَنْدُبُ لَهُنَّ زِيَارَةَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ الْقُرْبَاتِ وَيَنْبَغِي أَنْ يُلْحَقَ بِذَلِكَ بَقِيَّةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَالشُّهَدَاءِ. (۲)

”علامہ محمد شربنی خطیب شافعی کہتے ہیں: جس قبرستان میں مسلمان مدفون

(۱) ذکرہ الدردیر فی الشرح الکبیر، ۱/۲۲۴

(۲) ذکرہ الشربینی فی الإقناع، ۱/۲۰۸

ہوں اس کی زیارت کرنا مردوں کے لئے بالاجماع مستحب ہے۔ پہلے زیارتِ قبور کی ممانعت تھی بعد ازاں یہ ممانعت اس حدیث مبارکہ سے منسوخ ہو گئی جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا اب اس کی زیارت کر لیا کرو“ اور عورتوں کے لیے زیارت مکروہ ہے کیونکہ وہاں ان سے رونا دھونا اور آوازوں کو بلند کرنا متوقع ہوتا ہے البتہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر کی زیارت کرنا ان کے لئے مندوب ہے کیونکہ آپ ﷺ کی قبر انور کی زیارت سب سے بڑی قربت ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ اس حکم زیارت میں دیگر انبیاء علیہم السلام اور صالحین اور شہداء عظام کی زیارات کو بھی شامل کر لیا جائے۔“

۲. قَالَ النَّوَوِيُّ الشَّافِعِيُّ: يَسْتَحَبُّ لِلرِّجَالِ زِيَارَةُ الْقُبُورِ. وَهَلْ يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ؟ وَجَهَانٍ: أَحَدُهُمَا، وَبِهِ قَطْعُ الْأَكْثَرُونَ، يُكْرَهُ. وَالثَّانِي، وَهُوَ الْأَصَحُّ عِنْدَ الرَّوْيَانِي، لَا يُكْرَهُ إِذَا أُمِنَتْ مِنَ الْفِتْنَةِ. (۱)

”امام نووی شافعی لکھتے ہیں: مردوں کے لئے قبروں کی زیارت مستحب عمل ہے اور کیا عورتوں کے لئے مکروہ ہے؟ اس میں دو موقف ہیں، ایک موقف جس میں جمہور علماء ہیں کہ عورتوں کیلئے مکروہ ہے اور دوسرا موقف جو رویانی کے نزدیک صحیح

ترین ہے وہ یہ کہ جب فتنہ سے تحفظ ہو تو مکروہ نہیں۔“

## مَوْقِفُ الْحَنَابِلَةِ مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

زیارتِ قبور پر حنابلہ کا موقف

۱. قَالَ ابْنُ الْقَدَامَةِ الْمَقْدِسِيُّ: وَيَسْتَحَبُّ لِلرَّجَالِ زِيَارَةُ الْقُبُورِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُورُوا بِهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمْ الْمَوْتَ. (۱)

”لوگوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا پس اب تم زیارت کیا کروں کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہے۔“

۲. وَقَالَ فِي الْمَغْنِيِّ: لَا نَعْلَمُ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ خِلَافًا فِي إِبَاحَةِ زِيَارَةِ الرَّجُلِ الْقُبُورَ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ: تَرَكَهَا أَفْضَلُ عِنْدَكَ أَوْ زِيَارَتُهَا؟ قَالَ: زِيَارَتُهَا. وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُورُوا بِهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمْ الْمَوْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ بِلَفْظٍ: فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ

(۱) ذکرہ ابن قدامة فی الکافی فی فقہ أحمد بن حنبل، ۱/۲۷۴

## الْآخِرَةُ. (۱)

”کتاب المغنی میں ابن قدامہ لکھتے ہیں: ہم نہیں جانتے کہ اہل علم کا مرد کے لیے زیارتِ قبور میں کوئی اختلاف ہو۔ علی بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے زیارتِ قبور کا مسئلہ پوچھا کہ آپ کے نزدیک زیارت کرنا بہتر ہے یا نہ کرنا؟ انہوں نے فرمایا: قبروں کی زیارت کرنا بہتر ہے اور یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے۔“ اسے امام مسلم نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فإنہا تذکر الآخرة کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔“

۳. قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: وَقَالَ الْأَكْثَرُونَ: زِيَارَةُ قُبُورِ الْمُؤْمِنِينَ مُسْتَحَبَّةٌ لِلدُّعَاءِ لِلْمَوْتَى، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَدْعُو لَهُمْ، وَكَمَا ثَبَتَ عَنْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى شُهَدَاءِ أَحَدٍ فَصَلَّى عَلَيْهِمْ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَوْتَى كَالْمَوْدَعِ لِأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، وَثَبَتَ عَنْهُ فِي الصَّحِيحِ أَنَّهُ كَانَ يَعْلَمُ أَصْحَابَهُ إِذَا زَارُوا الْقُبُورَ أَنْ يَقُولُوا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا

(۱) ذکرہ ابن قدامہ فی المغنی، ۲/۲۲۳



وَمِنْكُمْ وَالْمُسْتَأْخِرِينَ. نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ. اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تُفَتِنَا بَعْدَهُمْ، وَاعْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ. وَهَذَا فِي زِيَارَةِ قُبُورِ الْمُؤْمِنِينَ. (۱)

”علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں: اکثر علماء کا یہ کہنا ہے کہ مومنین کی قبروں کی زیارت کرنا اور فوت شدگان کے لئے سلامتی کی دعا کرنا مستحب ہے، جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جنت البقیع میں تشریف لے جاتے اور اُن کے لیے دعا فرماتے، اور جیسا کہ صحیحین میں آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ شہدائے اُحد کے مزارات پر تشریف لے گئے، اُن پر اس طرح نماز ادا فرمائی جیسے میت پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے، اور ایسے کلام فرمایا جیسا آپ زندوں اور مردوں سب کو الوداع کہہ رہے ہوں، اور صحیح حدیث میں آپ ﷺ کے عمل سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کو تعلیم فرماتے کہ جب وہ قبروں کو دیکھیں تو یوں کہیں: اے مومنوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی ضرور بالضرور تم سے ملنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے گزر جانے والوں اور آنے والوں پر رحم فرمائے، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کے طلب گار ہیں۔ اے اللہ! ہمیں اُن کے اجر سے محروم نہ فرما اور ہمیں اُن کے بعد فتنوں میں مبتلا نہ فرمانا۔ پس تو ہماری اور اُن کی مغفرت فرما۔ یہ سارا عمل مومنین کی قبروں کی زیارت کے بارے میں ہے۔“

(۱) ذکرہ ابن تیمیہ فی مجموع الفتاوی، ۲۷/۳۷۷۔

## عَمَلُ الْأَسْلَافِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

### ﴿ زیارتِ قبور میں اسلاف کا عمل ﴾

(۱) حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ﷺ کے مزار کی زیارت

قَالَ السَّخَاوِيُّ (م ۹۰۲ھ) فِي تَرْجُمَةِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ:

وَجُعِلَ عَلَى قَبْرِهِ قُبَّةٌ فَهُوَ يُزَارُ وَيَتَبَرَّكُ بِهِ. (۱)

امام شمس الدین سخاوی حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ﷺ کے حالاتِ زندگی میں لکھتے ہیں: ”اُن کی قبر مبارک پر قبہ (گنبد) بنایا گیا تھا، آپ ﷺ کی زیارت کی جاتی ہے اور آپ ﷺ سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔“

(۲) امام شافعیؒ کا امام اعظمؒ کے مزار پر حاضری کا معمول

خطیب بغدادی (۴۶۳ھ) اور بہت سے ائمہ کی تحقیق کے مطابق امام شافعیؒ جب بغداد میں ہوتے تو حصولِ برکت کی غرض سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی

(۱) شمس الدین السخاوی، التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة

الشریفة، ۳۰۷/۱

قبر مبارک کی زیارت کرتے۔ خطیب بغدادیؒ نقل کرتے ہیں کہ امام شافعی، امام ابو حنیفہ (متوفی ۱۵۰ھ) کے مزار کی برکات کے بارے میں خود اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأَتَبَرَّكَ بِأَبِي حَنِيفَةَ، وَأَجِيءُ إِلَى قَبْرِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ -  
يَعْنِي زَائِرًا - فَإِذَا عُرِضْتُ لِي حَاجَةٌ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ، وَجِئْتُ إِلَى  
قَبْرِهِ، وَسَأَلْتُ اللَّهَ تَعَالَى الْحَاجَةَ عِنْدَهُ، فَمَا تَبَعُدُ عَنِّي حَتَّى  
تَقْضَى. (۱)

”میں امام ابو حنیفہ کی ذات سے برکت حاصل کرتا ہوں اور روزانہ ان کی قبر پر زیارت کے لیے آتا ہوں۔ جب مجھے کوئی ضرورت اور مشکل پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر پر آتا ہوں اور اس کے پاس (کھڑے ہو کر) حاجت برآری کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ پس میں وہاں سے نہیں ہٹتا یہاں تک کہ (قبر کی برکت کے سبب) میری حاجت پوری ہو چکی ہوتی ہے۔“

(۱) ذکرہ خطیب بغدادی فی تاریخ بغداد، ۱/۱۲۳، وابن حجر الہیثمی فی الخیرات الحسان فی مناقب الإمام الأعظم/۹۴، وابن عابدین الشامی فی رد المحتار علی الدر المختار، ۱/۴۱، وزاهد الکوثری فی مقالات الکوثری/۳۸۱۔

### (۳) امام ابنِ حبانؒ کا امام علیؑ رضا کے مزار پر حاضری کا معمول

مشہور محدث امام ابنِ حبان (م ۳۵۴ھ) حضرت امام علی بن موسیٰ رضاؑ کے مزار مبارک کے بارے میں اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قَدْ زُرْتُهُ مَرَارًا كَثِيرَةً، وَمَا حَلَّتْ بِي شِدَّةٌ فِي وَقْتِ مُقَامِي  
بَطْلُوسٍ، وَزُرْتُ قَبْرَ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى جَدِّهِ  
وَعَلَيْهِ، وَدَعَوْتُ اللَّهَ تَعَالَى إِزَالَتِهَا عَنِّي إِلَّا اسْتُجِيبَ لِي، وَزَالَتْ عَنِّي  
تِلْكَ الشِّدَّةُ وَهَذَا شَيْءٌ جَرَّبْتُهُ مَرَارًا فَوَجَلْتُهُ كَذَلِكَ، أَمَاتَنَا اللَّهُ  
عَلَى مَحَبَّةِ الْمُصْطَفَى وَأَهْلِ بَيْتِهِ ﷺ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ<sup>(۱)</sup>

”میں نے اُن کے مزار کی کئی مرتبہ زیارت کی ہے، میرے شہر طوس میں قیام کے دوران جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آئی اور حضرت امام موسیٰ رضاؑ کے مزار مبارک پر حاضری دے کر، اللہ تعالیٰ سے وہ مشکل دور کرنے کی دعا کی تو وہ دعا ضرور قبول ہوئی، اور مشکل دور ہوگئی۔ یہ ایسی حقیقت ہے جسے میں نے بارہا آزمایا تو اسی طرح پایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت صلی اللہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت پر موت نصیب فرمائے۔“

(۱) ذکرہ ابن حبان فی کتاب الثقات، ۸/۴۵۷، الرقم: ۱۴۴۱۱۔

## (۴) ابوالفرج ہندبائی کا امام احمد بن حنبل کے مزار پر حاضری کا معمول

امام ابوالقاسم ابن ہبۃ اللہ (م ۵۷۱ھ) نے لکھا ہے:

عَنْ أَبِي الْفَرَجِ الْهَنْدَبَائِيِّ يَقُولُ: كُنْتُ أَزُورُ قَبْرَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَتَرَكَتُهُ مَدَّةً، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ قَائِلًا يَقُولُ لِي: لِمَ تَرَكَتَ زِيَارَةَ قَبْرِ إِمَامِ السُّنَّةِ. (۱)

”ابوالفرج ہندبائی نے بیان کیا ہے: میں اکثر امام احمد بن حنبل کی قبر کی زیارت کیا کرتا تھا پس ایک عرصہ تک میں نے زیارت کرنا چھوڑ دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے: تو نے امام السنۃ (امام احمد بن حنبل) کی قبر کی زیارت کو کیوں ترک کیا؟“

اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک مستحسن عمل تھا جب انہوں نے چھوڑ دیا تو انہیں بذریعہ خواب ترغیب دی گئی کہ اس کو ترک نہ کیا جائے۔

## (۵) عوام الناس کی سید المحمّد ثین امام بخاری کے مزار پر حاضری

امام ذہبی (۷۴۸ھ) نے امیر المؤمنین فی الحدیث اور سید المحمّد ثین امام محمد بن اسماعیل بخاری (۲۵۶ھ) کی قبر مبارک سے تبرک کا ایک واقعہ درج کیا ہے، لکھتے ہیں:

(۱) ذکرہ ابن عساکر فی تاریخ مدینۃ دمشق، ۵/۳۳۳

ابو الفتح نصر بن حسن السکستی سمرقندی نے بیان کیا کہ ایک بار سمرقند میں کچھ سالوں سے بارش نہ ہوئی تو لوگوں کو تشویش لاحق ہوئی پس انہوں نے کئی بار نماز استسقاء ادا کی لیکن بارش نہ ہوئی۔ اسی اثناء میں اُن کے پاس ایک صالح شخص جو ”صلاح“ کے نام سے معروف تھا، سمرقند کے قاضی کے پاس گیا اور اس سے کہا: میں آپ سے اپنی ایک رائے کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ قاضی نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا:

أَرَى أَنَّ تَخْرُجَ وَيَخْرُجَ النَّاسُ مَعَكَ إِلَى قَبْرِ الْإِمَامِ  
مُحَمَّدَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ، وَقَبْرِهِ بِخَرْتَنَكْ، وَنَسْتَسْقِي عَنْدَهُ  
فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَسْقِينَا. قَالَ: فَقَالَ الْقَاضِي: نَعَمْ، مَا رَأَيْتُ. فَخَرَجَ  
الْقَاضِي وَالنَّاسُ مَعَهُ، وَاسْتَسْقَى الْقَاضِي بِالنَّاسِ، وَبَكَى النَّاسُ عِنْدَ  
الْقَبْرِ وَتَشَفَّعُوا بِصَاحِبِهِ. فَأَرْسَلَ اللَّهُ تَعَالَى السَّمَاءَ بِمَاءٍ عَظِيمٍ  
غَزِيرٍ، أَقَامَ النَّاسُ مِنْ أَجْلِهِ بِخَرْتَنَكْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ أَوْ نَحْوَهَا لَا  
يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ الْوُصُولَ إِلَى سَمَرْقَنْدَ مِنْ كَثَرَةِ الْمَطَرِ وَغَزَارَتِهِ،  
وَبَيَّنَ خَرْتَنَكْ وَسَمَرْقَنْدَ نَحْوَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ. (۱)

”میری رائے ہے کہ آپ کو اور آپ کے ساتھ تمام لوگوں کو امام محمد بن

(۱) ذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۲/ ۴۶۹۔

اسماعیل بخاری کی قبر مبارک پر حاضری دینی چاہیے، ان کی قبر خرتک میں واقع ہے، ہمیں قبر کے پاس جا کر بارش طلب کرنی چاہیے عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بارش سے سیراب کر دے۔ قاضی نے کہا: آپ کی رائے بہت اچھی ہے۔ پس قاضی اور اس کے ساتھ تمام لوگ وہاں جانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے سو قاضی نے لوگوں کو ساتھ مل کر بارش طلب کی اور لوگ قبر کے پاس رونے لگے اور اللہ کے حضور صاحبِ قبر کی سفارش کرنے لگے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسی وقت (اپنے صالح بندہ کی برکت کے سبب) کثیر وافر پانی کے ساتھ بادلوں کو بھیج دیا، تمام لوگ تقریباً سات دن تک خرتک میں رکے رہے، اُن میں سے کسی ایک میں بھی کثیر بارش کی وجہ سے سمرقند پہنچنے کی ہمت نہ تھی حالانکہ خرتک اور سمرقند کے درمیان تین میل کا فاصلہ تھا۔“

## (۶) مزارِ صالحین کی زیارت کے لیے بذریعہ خواب حضور ﷺ کی ترغیب

امام ابن عساکر نے زیارتِ صالحین کی ترغیب پر ایک ایمان افروز واقعہ ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ وَالِدِي أَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنِ هَبَةَ اللَّهِ يَحْكِي أَنَّهُ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ لِّزِيَارَةِ قَبْرِ بِلَالٍ رضي الله عنه فَوَجَدَ امْرَأَةً أَعْجَمِيَّةً وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِهِ، فَقَالَ الْبَعْضُ: مَنْ يُحْسِنُ بِالْفَارِسِيَّةِ، سَلَهَا عَنْ سَبَبِ بُكَائِهَا، فَقَالَتْ: قَبْرُ مَنْ هَذَا الَّذِي إِلَى جَنْبِ قَبْرِ بِلَالٍ؟ فَقُلْتُ: هَذَا

قَبْرِ أَبِي بَكْرٍ الشَّهْرَزُورِيِّ، وَهَذَا قَبْرُ أَبِيهِ أَبِي إِسْحَاقَ، أَحَدُهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرُ خَلْفَهُ، فَقَالَتْ: كَيْفَ قَدْ زُرْتُ قَبْرَ بِلَالٍ مَرَّةً ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَاوَرْتُ بِهَا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ، وَهُوَ يَقُولُ لِي: زُرْتُ قَبْرَ بِلَالٍ وَمَا زُرْتَ جَارَهُ؟ فَرَجَعْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ لَزِيَارَتِهِ أَوْ كَمَا قَالَ. (۱)

”میرے والد گرامی ابو محمد الحسن بن ہبۃ اللہ نے مجھے اپنا واقعہ بیان کیا کہ وہ ایک دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے گئے تو وہاں انہوں نے قبر کے پاس ایک عجمی عورت کو روتے ہوئے پایا۔ وہاں موجود بعض لوگوں نے کہا کہ جو اچھی طرح فارسی جانتا ہو وہ اس خاتون سے پوچھے کہ اس کے رونے کا سبب کیا ہے؟ جب اس سے پوچھا گیا تو اس عورت نے دریافت کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کے پہلو میں یہ دوسری قبر کس کی ہے؟ میں نے کہا: یہ قبر ابو بکر شہر زوری کی ہے اور دوسری ان کے والد ابو اسحاق کی ہے۔ ایک بالکل سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ہے اور دوسری اس کے پیچھے۔ اس عورت نے کہا: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی، پھر میں زیارت رسول ﷺ کے لئے چلی گئی اور (جب) قبر انور کے پاس گئی تو میں نے خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی،

(۱) ذکرہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، ۵۴/۲۲۶۔



آپ ﷺ فرما رہے تھے: تُو نے بلال رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت تو کی مگر اس کے قریب موجود دوسری قبر کی زیارت نہ کی؟ لہذا اب میں (رسول اللہ ﷺ کے شکوے کا ازالہ کرنے کے لئے) مدینہ منورہ سے اس قبر کی زیارت کے لئے آئی ہوں۔“

(۷) حضرت علی بن محمد بن بشار کے مزار پر حاضری

علامہ محمد بن ابویعلیٰ حنبلی (متوفی ۵۲۱ھ) ”طبقات الحنابلة (۲: ۶۳)“ میں صوفی زاہد علی بن محمد بن بشار کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ جب اُن کا وصال ہو گیا تو

دُفِنَ بِالْعَقْبَةِ قَرِيبًا مِنَ النِّجْمِ، وَقَبْرُهُ الْآنَ ظَاهِرٌ يَتَبَرَّكُ  
النَّاسُ بِزِيَارَتِهِ.

”انہیں نجمی کے قریب گھاٹی میں دفن کیا گیا، اب اُن کی قبر مشہور و معروف ہے، لوگ اس کی زیارت سے برکت حاصل کرتے ہیں۔“

(۸) امام ابو الفضل کو ملا بادی ہمدانی کی زیارت کے لیے اکابر کی حاضری

قَالَ الْقَزَوِينِي فِي تَرْجَمَةِ صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ  
صَالِحٍ: أَبُو الْفَضْلِ الْكُومَلَابَادِيُّ الْهَمْدَانِيُّ، وَالِدُ الدُّعَاءِ عِنْدَ قَبْرِهِ  
مُسْتَجَابٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ طَاهِرٍ الْعَابِدِ يَقُولُ: سَمِعْتُ بَعْضَ

الْمَشَائِخِ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَقِفُ عَلَى قَبْرِ صَالِحِ الْكُوْمَلَابَادِيِّ  
فَيَقُولُ: سَبْعَ مَرَّاتٍ، يَا كَافِيَ الْمُهَمَّاتِ، وَيَا بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ  
وَالْأَرْضِ، أَكْفِنَا مَا يَهْمُنُنَا ثُمَّ يَدْعُو بِمَا بَدَأَ لَهُ إِلَّا اسْتَجِيبَ لَهُ قَالَ  
شَيْرَوِيَّةٌ: جَرَّبْتُهُ فَوَجَدْتُهُ ذَلِكَ. (۱)

”امام قزوینی حضرت صالح بن احمد بن محمد بن صالح ابو فضل الکوملابادی  
بہدانی کے حالاتِ زندگی میں بیان کرتے ہیں: اُن کی قبر پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔  
میں محمد بن طاہر عابد سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض مشائخ سے سنا: وہ  
فرماتے ہیں کہ شخص حضرت صالح الکوملابادی کے مزار پر حاضر ہو اور سات بار یہ  
الفاظ کہے: ”یا کافی المهمات ویا بدیع السماوات والأرض أكفنا ما  
یہمنا“ (اے مشکلات حل کرنے والے! اے زمین و آسمان کو وجود میں لانے  
والے! جس چیز کا ہم نے ارادہ کیا ہے اُس کے لیے ہماری کفایت فرما) اور پھر وہ  
دعا مانگے جس کا اُس نے ارادہ کیا ہے تو وہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ شیرویہ کہتے ہیں  
کہ میں نے اِس کا تجربہ کیا ہے اور میں نے اِسے سچ پایا۔“

(۱) ذکرہ القزوینی فی التدوین فی أخبار قزوین، ۳/ ۹۰-۹۱۔

## مصادر التّخريج

١. القرآن الحكيم-
٢. احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٤-٢٤١هـ/٧٨٠-٨٥٥ع)-  
المسند- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٨هـ/١٩٧٨ع-
٣. ابن اسحاق، اسماعيل القاضي المالكي (١٩٩-٢٨٢هـ)- فضل الصلاة  
على النبي ﷺ- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٧هـ-
٤. ابو الحسن اشعري، علي بن اسماعيل بن اسحاق (٢٦٠-٣٢٤هـ/  
٨١٧-٨٨٩ع)- الابانة عن أصول الديانة- بيروت، لبنان: دار ابن  
حزم، ١٤٢٤هـ/٢٠٠٣ع-
٥. ابن أبي العز، الحنفى، الدمشقى- شرح العقيدة الطحاوية- بيروت، لبنان:  
المكتب الاسلامي، ١٣٩١هـ-
٦. بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ/  
٨١٠-٨٧٠ع)- الأدب المفرد- بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه،  
١٤٠٩هـ/١٩٨٩ع-
٧. بخارى، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ/

٨١٠-٨٧٠هـ) - الصحيح - بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم،  
١٤٠١هـ / ١٩٨١ع -

٨. بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (٢١٠-٢٩٢هـ /  
٨٢٥-٩٠٥هـ) - المسند - بيروت، لبنان: ١٤٠٩هـ -

٩. بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى  
(٣٨٤-٤٥٨هـ / ٩٩٤-١٠٦٦ع) - دلائل النبوة - بيروت، لبنان: دار  
الكتب العلمية، ١٤٠٥هـ / ١٩٨٥ع -

١٠. بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ /  
٩٩٤-١٠٦٦ع) - السنن الكبرى - مكرمه، سعودي عرب: مكتبة دار  
الباز، ١٤١٤هـ / ١٩٩٤ع -

١١. بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ /  
٩٩٤-١٠٦٦ع) - شعب الإيمان - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية،  
١٤١٠هـ / ١٩٩٠ع -

١٠. ترمذي، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره بن موسى بن ضحاک سلمی  
(٢١٠-٢٧٩هـ / ٨٢٥-٨٩٢ع) - السنن - بيروت، لبنان: دار الغرب  
الاسلامی، ١٩٩٨ع -

١٢. تفتازاني، سعد الدين (٧٩١هـ) - شرح لشرح العقائد المسمی

بالنبراس مع التعليقات القسطاس- لاهور، ملك دين محمد ايند سنز-

١٣. ابن تيمية، احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام حراڤى (٦٦١-٧٢٨هـ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء)- إقتضاء الصراط المستقيم- لاهور، پاكستان: المكنة السلفية، ١٩٧٨ء-

١٤. ابن تيمية، احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام حراڤى (٦٦١-٧٢٨هـ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء)- مجموع فتاوى- قاهره، مصر: مكتبة ابن تيمية-

١٥. ابن جوزى، ابو الفرج عبد الرحمن بن على بن محمد (٥١٠-٥٩٧هـ)- صفة الصفوة- بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٩٩هـ/ ١٩٨٩ء-

١٦. حاكم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٤٠٥هـ/ ٩٣٣-١٠١٤ء)- المستدرک على الصحيحين - مکه، سعودى عرب: دار الباز للمنشر والتوزيع-

١٧. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التميمى البستى (٢٧٠-٣٥٤هـ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)- الشقات- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٩٥هـ-

١٨. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤هـ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)- الصحيح- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٣ء-

١٩. ابن حجر عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (٧٧٣-٧٧٣هـ)

- ٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩هـ). الإصابة في تمييز الصحابة. بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٤١٢هـ.
٢١. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩هـ). تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير. مدينة منوره، سعودى عرب، ١٣٨٤هـ/١٩٦٤هـ.
٢٢. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩هـ). فتح الباري شرح صحيح البخاري. بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٣٧٩هـ.
٢٣. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٧٧٣-٨٥٢هـ/١٣٧٢-١٤٤٩هـ). المطالب العاليد. بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٧هـ/١٩٧٨هـ.
٢٤. حسام الدين هندی، علاء الدين على متقى (٩٧٥هـ). كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٩٩هـ/١٩٧٩هـ.
٢٥. حكيم ترمذی، ابو عبد الله محمد بن علي بن حسن بن بشير (٣٦٠هـ). نوادر الأصول في أحاديث الرسول. بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٩٩٢هـ.
٢٦. ابن خزيمة، ابو بكر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١هـ/٨٣٨-٩٢٤هـ).

- الصحيح- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٠هـ/ ١٩٧٠ع-
٢٧. خطيب تبريزي، ولي الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله (م ٧٤١هـ)- مشكوة المصابيح- بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٤٢٤هـ/ ٢٠٠٣ع-
٢٨. خوارزمي، ابو المويد محمد بن محمود (٥٩٣-٦٦٥هـ)- جامع المسانيد- بيروت، لبنان-
٢٩. دارقطني، ابو الحسن علي بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥هـ/ ٩١٨-٩٩٥ع)- السنن- بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٨٦هـ/ ١٩٦٦ع-
٣٠. دارمي، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥هـ/ ٧٩٧-٨٦٩ع)- السنن- بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٧هـ-
٣١. ابو داود، سليمان بن اشعث سجعاني (٢٠٢-٢٧٥هـ/ ٨١٧-٨٨٩ع)- السنن- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٤ع-
٣٢. ديلمى، ابو شجاع شيرويه بن شهر دار بن شيرويه الهمذاني (٤٤٥-٥٠٩هـ/ ١٠٥٣-١١١٥ع)- مسند الفردوس- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦ع-
٣٣. ذهبي، ابو عبد الله شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨هـ/ ١٢٧٤-١٣٤٨ع)- سير أعلام النبلاء بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة،

١٤١٣هـ-

٣٤. ابن رجب حنبلي، ابوالفرج، عبد الرحمان بغدادى (٧٤٦-٧٩٥هـ) - أهوال القبور وأحوال أهلها إلى النشور أردن: بيت الافكار الدوليه-

٣٥. روياني، ابو بكر محمد بن هارون رازى طبرى (م ٣٠٧هـ) - مسند الصحابة المعروف بـ: مسند الرويانى - قاهره، مصر: مؤسسه قرطبه، ١٤١٦هـ -

٣٦. زاهد الكوثري، محمد (١٢٩٦-١٣٧١هـ) - تأنيب الخطيب على ما ساقه في ترجمة أبي حنيفة من الأكاذيب (المعروف بـ مقالات كوثري) - ملتان، باكستان: مكتبة امداديه-

٣٧. سخاوى، شمس الدين (م ٩٠٢هـ) - التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٣ء-

٣٨. ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨-٢٣٠هـ/ ٧٨٤-٨٤٥هـ) - الطبقات الكبرى - بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة و النشر، ١٣٩٨هـ/ ١٩٧٨ء-

٣٩. سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (٨٤٩-٩١١هـ/ ١٤٤٥-١٥٠٥ء) - الدر المشور في التفسير بالمأثور - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٩٩٣ء-

٤٠. سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن



- عثمان (٨٤٩-٩١١هـ/١٤٤٥-١٥٠٥ع) - الديباج على صحيح مسلم - السعودية: دار ابن عفان، ١٤١٦هـ/١٩٩٦ع -
٤١. سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن سيوطي، عثمان (٨٤٩-٩١١هـ/١٤٤٥-١٥٠٥ع) - شرح على سنن النسائي - حلب، شام: مكتب المطبوعات الإسلامية، ١٤٠٦هـ/١٩٨٦ع -
٤٢. شافعي، ابو عبد الله محمد بن ادريس قرشي (١٥٠-٢٠٤هـ/٧٦٧-٨١٩ع) - المسند - بيروت لبنان: دار الكتب العلمية -
٤٣. شربني، محمد الخطيب - الإقناع - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٥هـ -
٤٤. ابن ابى شيبة، ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفي (١٥٩-٢٣٥هـ/٧٧٦-٨٤٩ع) - المصنف - رياض، سعودى عرب: مكتبة الرشد، ١٤٠٩هـ -
٤٥. طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠ع) - المعجم الأوسط - قاهره، مصر: دار الحرمين، ١٤١٥هـ -
٤٦. طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧١ع) - المعجم الكبير - موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثة -
٤٧. طبراني، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧١ع) - المعجم الكبير - قاهره، مصر: مكتبة ابن تيمية -

٤٨. طحاوي، ابو جعفر (م ٣٣٩ هـ) - متن العقيدة الطحاوية - بيروت، لبنان:  
المكتب الاسلامي، ١٣٩٨ هـ / ١٩٧٨ ع -

٤٩. ابن عابدين شامي، محمد بن محمد امين بن عمر بن عبدالعزيز عابدين دمشقي  
(١٢٤٤ - ١٣٠٦ هـ) - رد المحتار على الدر المختار على تنوير  
الأبصار - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٨٦ هـ -

٥٠. ابن ابي عاصم، ابوبكر عمرو بن ابي عاصم ضحاك شيباني (٢٠٦ - ٢٨٧ هـ /  
٨٢٢ - ٩٠٠ ع) - الآحاد والمثاني - رياض، سعودي عرب: دار الراية،  
١٤١١ هـ / ١٩٩١ ع -

٥١. ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد النعمري (٣٦٨ - ٤٦٣ هـ /  
٩٧٩ - ١٠٧١ ع) - الاستيعاب في معرفة الأصحاب - بيروت، لبنان:  
دار الجليل، ١٤١٢ هـ -

٥٢. ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨ - ٤٦٣ هـ /  
٩٧٩ - ١٠٧١ ع) - التمهيد - مغرب (مراكش): وزات عموم الأوقاف و  
الشؤون الإسلامية، ١٣٨٧ هـ -

٥٣. عبد الرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (١٢٦ - ٢١١ هـ /  
٧٤٤ - ٨٢٦ ع) - المصنف - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٣ هـ -  
شاه عبد العزيز محدث دهلوي - فتاوى - دہلی، بھارت: مطبع مجتہبی، ١٣٤١ هـ -

٥٤. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشقي الشافعي (٤٩٩-٥٧١هـ/١١٠٥-١١٧٦ع). تاريخ دمشق الكبير المعروف بـ: تاريخ ابن عساکر - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٩٩٥ع.
٥٥. ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيشاپوري (٢٣٠-٣١٦هـ/ ٨٤٥-٩٢٨ع). المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٩٩٨ع.
٥٦. عيني، بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥هـ/١٣٦١-١٤٥١ع). عمدة القاری شرح صحيح البخاری - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٩٩هـ/١٩٧٩ع.
٥٧. غزالي، حجة الاسلام امام ابو حامد محمد (٥٠٥هـ). إحياء علوم الدين - مصر: مطبعة عثمانية، ١٣٥٢هـ/١٩٣٣ع.
٥٨. قاضي عياض، ابو الفضل عياض بن موسى بن عياض (٤٧٦-٥٤٤هـ/ ١٠٨٣-١١٤٩ع). الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ - بيروت، لبنان: دار الكتب العربي.
٥٩. ابن قدامة، ابو محمد عبد الله بن احمد بن قدامة المقدسي (٥٤١-٦٢٠هـ). الكافي في فقه ابن حنبل - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي.
٦٠. ابن قدامة، ابو محمد عبد الله بن احمد بن قدامة المقدسي (٥٤١-٦٢٠هـ). المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني - بيروت، لبنان:

دار الفكر، ١٤٠٥هـ -

٦١. قزويني، عبد الكريم بن محمد الرافعي - التدوين في أخبار قزوين - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٧ء -
٦٢. ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير (٧٠١-٧٧٤هـ / ١٣٠١-١٣٧٣ء) - البداية والنهاية - بيروت، لبنان: مكتبة المعارف -
٦٣. لاكائي، ابو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور (٤١٨هـ) - اعتقاد أهل السنة - رياض، سعودى عرب، دار طيبة، ١٤٠٢هـ -
٦٤. ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (٢٠٩-٢٧٣هـ / ٨٢٤-٨٨٧ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٩هـ / ١٩٩٨ء -
٦٥. مالك، ابن انس بن مالك بن ابى عامر بن عمرو بن حارث اصحى (٩٣-١٧٩هـ / ٧١٢-٧٩٥ء) - الموطأ - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى، ١٤٠٦هـ / ١٩٨٥ء -
٦٦. مبارك پورى، ابو العلاء محمد عبد الرحمن (١٢٨٣-١٣٥٣هـ) - تحفة الأحوذى في شرح جامع الترمذى - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
٦٧. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابورى (٢٠٦-٢٦١هـ / ٨٢١-٨٧٥ء) - الصحيح - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى -
٦٨. مقدسى، ابو محمد عبد الغنى بن عبد الواحد بن على المقدسى (٥٤١-٦٠٠هـ) -

- الأحاديث المختار قد مكّه المكرّم، سعودي عرب: مكتبة النهضة الحديثة،  
١٤١٠هـ/١٩٩٠ع-
٦٩. ملا علي قاري، نور الدين بن سلطان محمد هروي حنفي (م ١٠١٤هـ/١٦٠٦ع)-  
مراقبة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح- بمبئي، بهارت، اصح المطابع-
٧٠. ابن ملقن، عمر بن علي الانصاري (٧٢٣-٨٠٤هـ)- خلاصة البدر المنير  
في تخريج كتاب الشرح الكبير للرافعي- رياض، سعودي عرب: مكتبة  
الرشيد، ١٤١٠هـ-
٧١. منذري، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله بن سلامه بن سعد  
(٥٨١-٦٥٦هـ/١١٨٥-١٢٥٨ع)- الترغيب والترهيب من  
الحديث الشريف- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٧هـ-
٧٢. نسائي، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥ع)-  
السنن- حلب، شام: مكتب المطبوعات، ١٤٠٦هـ/١٩٨٦ع-
٧٣. نسائي، احمد بن شعيب، ابو عبد الرحمن (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥ع)-  
السنن الكبرى- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١١هـ/١٩٩١ع-
٧٤. ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران أصبهاني  
(٣٣٦-٤٣٠هـ/٩٤٨-١٠٣٨ع)- حلية الأولياء وطبقات  
الأصفياء- بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٥هـ/١٩٨٥ع-

٧٥. نووي، ابو زكريا، يحيى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعة بن حزام (٦٣١-٦٧٧ هـ / ١٢٣٣-١٢٧٨ ع). روضة الطالبين - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٥ هـ.

٧٦. ابن حجر يثمتي، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علي بن محمد بن علي مكي (٩٠٩-٩٧٣ هـ / ١٥٠٣-١٥٦٦ ع). الخيرات الحسان في مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٣ هـ / ١٩٨٣ ع.

٧٧. يثمتي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابي بكر (٧٣٥-٨٠٧ هـ / ١٣٣٥-١٤٠٥ ع). مجمع الزوائد - قاهره، مصر: دار الريان للتراث + بيروت، لبنان: دار الكتب العربي، ١٤٠٧ هـ / ١٩٨٧ ع.

٧٨. يثمتي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابي بكر بن سليمان (٧٣٥-٨٠٧ هـ). موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -

٧٩. ابو يعلى، احمد بن علي بن شتي بن يحيى بن عيسى بن هلال موصلي تميمي (٢١٠-٣٠٧ هـ / ٨٢٥-٩١٩ ع). المسند - دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ هـ / ١٩٨٤ ع.

٨٠. ابو يوسف، يعقوب بن ابراهيم الانصاري (١٨٢ هـ). كتاب الآثار - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٥٥ هـ.